عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۵ | ۲ تا ۸ ذوالحجہ ۱۴۱۷ھ بمطابق ۱۱ تا ۱۷ اپریل ۱۹۹۷ | شمارہ نمبر ۴۶

فضائل و مسائل قربانی

مسلمان اور قادیانی دو الگ الگ اُمّتیں

جہنم سے فرار

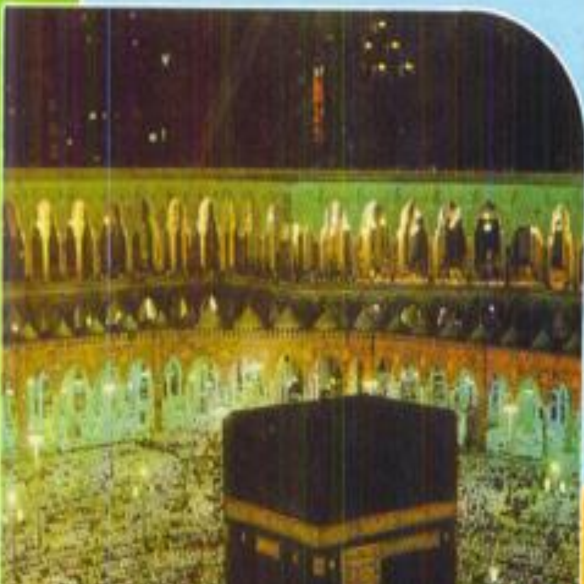

قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر احمد کے نئے جھوٹے دعاوی

طوافِ کعبہ کی اہمّیت اور ضروری ہدایات

رواداری یا بے حمیّتی کا زہر؟

قیمت ۵ روپے

قربانی کی شرعی حیثیت

س...... قربانی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

ج...... ایک اہم عبادت اور شعائر اسلام میں سے ہے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی اس کو عبادت سمجھا جاتا تھا مگر بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے، اسی طرح آج تک بھی دوسرے مذاہب میں قربانی مذہبی رسم کے طور پر ادا کی جاتی ہے، مشرکین اور عیسائی بتوں کے نام پر یا مسیح کے نام پر قربانی کرتے ہیں۔ سورہ کوثر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے کہ جس طرح نماز اللہ کے سوا کسی کی نہیں ہو سکتی قربانی بھی اسی کے نام پر ہونی چاہئے۔ دوسری ایک آیت میں اسی مفہوم کو دوسرے عنوان سے بیان فرمایا ہے۔ "بیشک میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ہجرت دس سال مدینہ طیبہ میں قیام فرمایا۔ ہر سال برابر قربانی کرتے تھے۔ (ترمذی) جس سے معلوم ہوا کہ قربانی صرف مکہ معظمہ میں حج کے موقع پر واجب نہیں بلکہ ہر شخص پر ہر شہر میں واجب ہوگی بشرطیکہ شریعت نے قربانی کے واجب ہونے کے لئے جو شرائط اور قیود بیان کی ہیں وہ پائی جائیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے۔ اسی لئے جمہور علمائے اسلام کے نزدیک قربانی واجب ہے۔ (شامی)

○

صَحیفۂ رحمانیہ

اہل علم حضرات سے ایک ضروری گزارش

قارئین ہفت روزہ ختم نبوت اور دیگر اہل علم حضرات سے ایک ضروری گزارش ہے کہ حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری رحمتہ اللہ علیہ خانقاہ رحمانیہ مونگیر صوبہ بہار (بھارت) نے اپنے زمانہ حیات میں رد قادیانیت پر سو سے زائد کتب و رسائل شائع فرمائے۔ علاوہ ازیں آپ نے صحیفہ رحمانیہ کے نام سے سلسلہ رسائل بھی شائع فرمائے۔ صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲۲ دفتر مرکزیہ کی لائبریری میں موجود ہے۔ نہ معلوم اس کے بعد بھی آپ نے اس سلسلہ کے کتنے نمبر شائع کئے۔

اس وقت "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" کی مرکزی لائبریری ملتان میں صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲، ۵، ۶، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۷، ۲۲ موجود نہیں ہیں اور اگر صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲۲ کے بعد بھی نمبرات ہوں تو وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ اندرون و بیرون ملک کے جملہ اہل علم حضرات سے استدعا ہے کہ کسی کے پاس مندرجہ بالا صحیفہ رحمانیہ کے نمبرات موجود ہوں تو ان کے عمدہ فوٹو اسٹیٹ کر کے رجسٹرڈ ڈاک سے ارسال فرمائیں۔ فوٹو اسٹیٹ اور ڈاک کے جو اخراجات ہوں گے وہ دفتر مرکزیہ ادا کرے گا۔ یہ بہت بڑی علمی معاونت ہوگی۔ اگر اصل ارسال فرمائیں گے تو ان کے فوٹو کرا کر اصل رجسٹرڈ ڈاک سے واپس کر دیں گے۔ امید ہے کہ اس دینی و علمی معاونت میں کوتاہی نہیں فرمائیں گے۔ یہ صدقہ جاریہ ہوگا۔ اللہ رب العزت توفیق مرحمت فرمائیں۔

رابطہ کے لئے : حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
صدر دفتر ملتان پاکستان (فون : ۵۱۴۱۲۲)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

جلد ۱۵ شمارہ ۴۶

۳ تا ۹ ذوالحجہ ۱۴۱۷ھ

بمطابق ۱۱ تا ۱۷ اپریل ۱۹۹۷ء

قیمت ۵ روپے

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہٗ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت
- مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرکولیشن منیجر: محمد انور

قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل وتزئین: ارشد دوست محمد، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر احمد قادیانی کے نئے جھوٹے دعاوی	۴
فضائل و مسائل قربانی	۹
جہنم سے فرار	۱۰
مسلمان اور قادیانی دو الگ الگ امتیں	۱۳
رواداری یا بے حمیتی کا زہر؟	۱۷
تناقضات مرزا	۱۹
طواف کعبہ کی اہمیت اور ضروری ہدایات	۲۳

زرِ تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے — ششماہی: ۱۲۵ روپے — سہ ماہی: ۶۵ روپے

بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر

یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ اور ایشیائی ممالک ۴۰ امریکی ڈالر

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش نمبر ۷-۴۸ کراچی پاکستان ارسال کریں

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN

LONDON, SW9 9HZ, U.K.

PHONE: 071-737-8199.

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ، ملتان فون 583486-514122، فیکس 542277

پبلشر: عبدالرحمٰن باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳ بزرٹہ لائن کراچی

قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر احمد قادیانی کے نئے جھوٹے دعاوی

قادیانی جماعت کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر (جو اپنے جھوٹے نبی کے جھوٹے خلیفہ ہیں اور جن کو ان کے پیروکار خلیفہ کہہ کر خلفائے راشدین کی توہین کرتے ہیں) کا جنوری ۱۹۹۷ء کو ایک پریس ریلیز جنگ لندن میں شائع ہوا' جس میں انہوں نے کچھ حسب معمول جھوٹے انکشافات فرمائے اور کچھ بدگوئیاں فرمائیں' اور آخر میں اپنے مریدین کو ہدایت کی کہ وہ مسلمانوں کے خلاف مل کر بددعا کریں' تاکہ تمام مسلمان ناکام ہوجائیں اور اگلی صدی قادیانیوں کی صدی ہو۔ مرزا طاہر کے اس پریس ریلیز سے متعلق مولانا منظور احمد الحسینی' ضیاء الحسن طیب راشد بن عبدالرؤف' مولانا احمد میاں حمادی' سید محمد اسلم' نعیم نقشبندی کی طرف سے مفصل جوابات موصول ہوئے۔ ان جوابات کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے۔

قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دور میں یہ طریقہ کار رہا کہ اپنی سچائی کے ثبوت کے لئے دنیا کے ایسے واقعات کو پیش کیا جائے جن کا وقوع عام طور پر پیش آتا رہتا ہے۔ مثلاً" سورج اور چاند گرھن لگنا' کسی جگہ زلزلہ یا کوئی آفت آنا۔ اسی اصول کی تقلید مرزا طاہر بھی کررہے ہیں۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی ہوئی۔ اس کا مذہبی معاملے سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ تمام واقعات سیاسی تھے۔ ایک قتل ہوا۔ اس کی بنیاد پر صدر ضیاء الحق مرحوم کے دور میں عدالت نے پھانسی کی سزا سنائی۔ مرزا طاہر نے اعلان کیا ہمارا دشمن کتے کی موت مرگیا۔ عجیب بات یہ ہے کہ اس شخص کو پھانسی کی سزا بھی اس شخص نے دی جس نے قادیانیوں کے خلاف پہلی مرتبہ آئین سازی کرکے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا۔ اتفاق کی بات ہے کہ صدر ضیاء الحق مرحوم ایک حادثہ کا شکار ہوکر شہادت سے سرفراز ہوئے۔ کروڑوں مسلمان صدر ضیاء الحق مرحوم کی شہادت پر افسردہ ہوئے۔ ان کی مغفرت کی دعا کی۔ خانہ کعبہ میں ان کی غائبانہ نماز جنازہ ہوئی۔ ان کی شہادت کی گواہی دی۔ آج سالوں بعد مرزا طاہر کہتے ہیں کہ ضیاء الحق ان کے مباہلے کے نتیجے میں ہلاک ہوا۔ جبکہ صدر ضیاء الحق مرحوم نے نہ کبھی مرزا طاہر کا چیلنج منظور کیا اور نہ ہی اس کے دور میں مرزا طاہر کی طرف سے مباہلے کا چیلنج دیا گیا۔ یہ تمام باتیں حادثے کے بعد گھڑی جارہی ہیں۔ ایسے تو دنیا کے ہزاروں واقعات کو کسی کی برائی اور سچائی میں پیش کیا جاسکتا ہے۔ اگر مرزا طاہر کے مباہلے کے نتیجے میں کچھ ہوتا تھا تو ان علمائے کرام کو کیوں کچھ نہیں ہوا جنہوں نے مرزا طاہر کا چیلنج قبول کیا؟ اور اس کے مباہلے کے خلاف کتابیں بھی لکھیں۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے مرزا طاہر کے جواب میں باقاعدہ رسالہ تحریر کیا۔ وقت مقرر کیا۔ اور دیگر علمائے کرام نے بھی اوقات مقرر کئے۔ ان تمام علمائے کرام کو تو کچھ نہیں ہوا۔ ضیاء الحق مرحوم جس کا کوئی تعلق نہیں وہ مباہلے کے نتیجے میں ہلاک ہوا۔ عجیب منطق ہے۔ صدر ضیاء الحق مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے شہادت سے سرفراز فرمانا تھا وہ الذوالفقار کی دہشت گردی کا شکار ہوئے۔ میر مرتضیٰ بھٹو نے ان کے قتل کی ذمہ داری قبول کی اس وقت مرزا طاہر دانتوں میں انگلیاں دبائے بیٹھے تھے۔ اب سالوں بعد ان کو اس جھوٹ گھڑنے کی خوب سوجھی۔ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے لے کر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ' مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ' مولانا شاہ احمد نورانی' مفتی احمد الرحمانؒ' مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ' علمائے کرام اور لاکھوں رضاکاران ختم نبوت قادیانیوں کے خلاف مصروف عمل ہیں کسی کو کچھ نہیں ہوا؟ اگر مرزا طاہر اور اس کا جھوٹا نبی سچا ہوتا تو ان کے مخالفین پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل نہ ہوتا اس کے بجائے دنیا بھر میں قادیانیوں کے لئے ذلت و خواری مقدر بنی ہوئی ہے اور وہ اپنے آپ کو چھپاتے پھرتے ہیں عام لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے مسلمانوں کا لبادہ اوڑھتے ہیں۔ ۹۰ سال سے مرزا غلام احمد قادیانی سے لے کر مرزا طاہر تک اپنے پیروکاروں سمیت بددعاؤں میں مشغول ہیں لیکن ان علمائے کرام کو ایک بال تک کے برابر نقصان نہ پہنچاسکے۔ انشاء اللہ العزیز آئندہ بھی ذلت و رسوائی قادیانیوں کا مقدر بنی رہے گی۔ مسلمان انشاء اللہ روز بروز بڑھتے ہی رہیں گے اور نبی اکرم ﷺ کے دین کو دنیا قبول کرتی رہے گی۔

اگر مرزا طاہر اپنے آپ کو سچے دین کا پیروکار سمجھتے ہیں تو پھر کھلے عام اپنے مذہب کی تبلیغ کیوں نہیں کرتے؟ اسلام کا لبادہ کیوں اوڑھتے ہیں؟ عیسائی' یہودی' ہندو' پارسی' آریہ' بہائی وغیرہ دنیا بھر میں موجود ہیں مسلمان ان کو نہیں کہتے کہ تم اپنے کو مسلمان نہ کہو۔ کیونکہ وہ دنیا کو دھوکہ نہیں دیتے۔ علمائے کرام کسی کو نہیں کہتے کہ تم توحید چھوڑ دو' رسالت پر ایمان لانا چھوڑ دو' نیک اعمال نہ کرو' البتہ علمائے کرام ہر ایمان قبول کرنے والے کو یہ ضرور کہتے ہیں کہ وہ اسلام میں پورے کے پورے داخل ہوجائیں۔ عقائد نبی اکرم ﷺ کے مطابق بنائیں۔ مسلمان کسی کو کافر بناتے نہیں البتہ کفر کے ارتکاب کرنے والوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے جب مجدد اور مسیح موعود اور پھر جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا تو علمائے کرام نے پہلے ان سے کہا کہ اپنے ان عقائد سے توبہ کرلو۔ جب انہوں نے اصرار کیا کہ میرے عقائد صحیح اور مجھ پر ایمان نہ لانے والے کافر' اور جنگل کے سور ہیں تو پھر مجبوراً" علمائے کرام نے کفر کا فتویٰ جاری کیا۔ قومی اسمبلی میں مرزا ناصر نے تمام ممبران اسمبلی کی موجودگی میں واضح طور پر کہا کہ جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ اراکین اسمبلی نے سوال کیا۔ ہم بھی نہیں مانتے کیا ہم بھی کافر ہیں؟ اس نے جواب میں کہا کہ ہاں کافر ہیں۔ پھر صرف پاکستان کے علمائے کرام نے نہیں تمام مسلم ممالک کے علمائے کرام نے مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کی وجہ سے اس کو اور اس کے پیروکاروں کو کافر قرار دیا۔ عدالت عالیہ پاکستان'

عدالت عظمیٰ پاکستان نے قادیانیوں کو غلط عقائد کی وجہ سے کافر قرار دیا اور کہا کہ اگر وہ ان عقائد پر مصر ہیں تو پھر ان کو اپنے مذہب کے لئے الگ شعائر کا انتخاب کرنا چاہئے علما نہیں کہتے کہ توحید چھوڑو' بلکہ اس بات کی تلقین کرتے ہیں کہ توحید کو صحیح طور پر تسلیم کرو۔ عقیدہ ختم نبوت کو صحیح طور پر مانو' اس میں تاویل نہ کرو' حضور اقدس ﷺ اور انبیائے کرام کی توہین نہ کرو' مرزا غلام احمد قادیانی کی بحیثیت پیغمبر' مسیح موعود یا مصلح امت پیروی نہ کرو کیونکہ وہ اپنے کفریہ عقائد کی وجہ سے کفر اختیار کر چکا ہے اس کا پیروکار اس جھوٹے مذہب پر ہوگا اور غلط عقائد والے شخص کی پیروی کفر ہے۔ دنیا کا قانون ہے کہ جو لوگ آئین اور ملک کے وفادار اور ملت کے خیر خواہ ہوتے ہیں' ملک و ملت کی ذمہ داری ان کو سونپی جاتی ہے۔ جبکہ قیام پاکستان کے وقت سے ہی قادیانی پاکستان کو احمدی اسٹیٹ بنانے کی کوشش میں ہیں۔ مسلمانوں کو مرتد بنا کر حضور اقدس ﷺ کی غلامی سے نکال کر مرزا غلام احمد قادیانی کی غلامی میں جکڑنا چاہتے ہیں۔ قائد اعظم محمد علی جناح کی نماز جنازہ پڑھنا ان کے نزدیک گناہ ہے' مسلمانوں کی تباہی کے لئے مسلسل وہ بددعا میں لگے ہوئے ہیں۔ آئین کے تحت وہ مردم شماری میں اپنا نام درج نہیں کراتے۔ مسلمانوں کے نقصانات ہونے پر خوشیاں مناتے ہیں تو پھر وہ کس منہ سے اس بات کی توقع رکھتے ہیں کہ مسلمان ان کو ذمہ داری سونپنے پر احتجاج بھی نہ کریں' ان میں اگر ذرا سی بھی غیرت ہو تو وہ خود ہی ذمہ داری قبول نہ کریں۔ لیکن دنیاوی مناصب کے ذریعے مفادات حاصل کرنے کے لئے وہ فوراً "مسلمان ملکوں میں عہدوں کے حصول کے لئے ہر غلط کام کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور چور دروازوں سے مناصب حاصل کرتے ہیں۔ نگراں حکومتوں میں غیر ملکی آقاؤں کی سرپرستی میں ان کے آلہ کار بن کر کام کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ملکہ برطانیہ کو جو تعریفی خط لکھا اس میں اس پر واضح کیا کہ اس کا خاندان ہمیشہ سے انگریز حکومت کا وفادار رہا ہے اس لئے اس کے ساتھ رعایت کی جائے۔ مرزا غلام احمد کی اس وراثت کو اس کی ذریت نے برقرار رکھا اور ہر حکومت کی چاپلوسی کرکے انگریزوں کی آلہ کاری کی۔ ظفر اللہ پر قائد اعظم محمد علی جناح کے احسانات بے پایاں تھے' لیکن جنازہ نہیں پڑھا۔ اگر قائد اعظم کافر تھے تو ظفر اللہ حکومت میں کیوں شامل ہوئے؟ الگ کیوں نہیں ہوگئے؟ علمائے کرام کا موقف یہ ہے کہ جب قادیانی پاکستان کے تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں تو پھر اس پاکستان میں مناصب کیوں حاصل کرتے ہیں؟ جب وہ پاکستان کی تباہی کے درپے ہیں تو حکومت میں کیوں شامل ہوتے ہیں۔

علمائے کرام نے مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف گندی ذہنیت کا مظاہرہ نہیں کیا بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور اکرم ﷺ اور انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین' اہل بیت رضی اللہ عنہم کے خلاف جو باتیں کی ہیں اور جیسے رکیک حملے کئے ہیں ان کو کوئی شریف آدمی پڑھ بھی نہیں سکتا۔ آپ ان تمام باتوں سے توبہ کریں۔ علمائے کرام آپ کے متعلق کچھ نہیں کہیں گے۔ جہاں تک مباہلے کا تعلق ہے۔ آپ کا وضع کردہ مباہلہ 'مباہلے کا معروف طریقہ نہیں۔ حضور اکرم ﷺ سے جو طریقہ ثابت ہے اس میں دونوں فریق ایک جگہ جمع ہو کر دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایک کے حق کو ظاہر کرکے دوسرے کو تباہ کر دیتے ہیں۔ یہ طریقہ تو آپ کو پسند نہیں آئے گا۔ خود آپ کے جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی زندگی میں مباہلہ کیا وہ آپ کی اطلاع کے لئے پیش ہے۔ مرزا غلام احمد "کرامات العارفین" میں لکھتے ہیں:

میرے ساتھ غزنوی نے مباہلہ کیا' ہم نے درختوں کے نیچے کھڑے ہو کر مباہلہ کیا۔ دونوں طرف بددعاؤں کی وجہ سے اس میدان میں ایک حشر بپا تھا۔ مجموعہ اشتہارات میں لکھتے ہیں مولانا عبدالحق غزنوی کا مباہلہ اس پر تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والے سب کافر' ملحد' دجال اور کذاب اور بے ایمان ہیں۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو مرزا غلام احمد قادیانی نے ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۴۴۰ میں لکھا کہ مباہلہ کرنے والوں میں جو جھوٹا ہوگا وہ دوسرے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ خدا نے حق اور باطل کو ظاہر کر دیا اور مرزا غلام احمد قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مولانا عبدالحق غزنوی رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی میں مر گیا اور خود اپنے بقول جھوٹا ثابت ہو گیا۔ اس کے بعد گزشتہ نوے سال سے مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت مستقل مسلمانوں کی تباہی کی بددعا میں مصروف ہے اور مرزا طاہر جب سے خلیفہ بنے ہیں ان کا کام مسلمانوں کے علمائے کرام کو کوسنے اور اپنی قادیانی جماعت کو مستقل بددعاؤں پر لگانے کے علاوہ کچھ نہیں۔ لیکن الحمدللہ ہر جگہ مسلمانوں کا حضور اکرم ﷺ سے تعلق بڑھتا جا رہا ہے اور قادیانیت کا کفر ظاہر ہو رہا ہے۔ عیسائی مشنری کی طرح دنیا کے ذریعہ دین پھیلانے کی تمام کوششیں ناکام ہو رہی ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ بھی ناکام ہوں گی۔ مرزا طاہر اور اس کی جماعت اپنے طریقے کے مطابق "لعنت اللہ علی الکاذبین" کا ورد جاری رکھیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت جاری رہے گی کیونکہ کذاب پر لعنت خدائی طریقہ ہے۔ مسلمانوں کو اس کی ضرورت نہیں' ہر عالم دین حضور اقدس ﷺ کے معروف طریقے کے مطابق مباہلے کے لئے تیار ہے۔ مرزا طاہر کی مرضی ہے کہ اپنے دادا کی طرح میدان چھوڑ کر بھاگ جائے۔ مسلمانوں کو اس کی ضرورت نہیں کہ وہ لعنت اللہ علی الکاذبین کا ورد کریں کیونکہ قرآن مجید میں رب کائنات نے خود اس کا اعلان کر دیا ہے۔ تین سال نہیں تین سو سال تک قادیانی دجل پھیلانے میں مصروف رہیں پھر بھی مسلمان انشاء اللہ اپنے دین پر حضور اکرم ﷺ کے دامن سے وابستہ ہو کر قیامت تک باقی رہیں گے اور دین کی اشاعت کریں گے اور جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف جدوجہد جاری رکھیں گے۔

قربانی کے فضائل و مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

فضائل قربانی :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد ہر سال قربانی فرمائی' کسی سال ترک نہیں فرمائی۔ اس سے مواظبت ثابت ہوئی جس کا مطلب ہے لگاتار کرنا۔ اس طرح اس سے وجوب ثابت ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی نہ کرنے پر وعید فرمائی۔ احادیث میں بہت سی وعیدیں مذکور ہیں جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ "جو قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔" قربانی کی بہت سی فضیلتیں ہیں۔ مسند احمد کی روایت میں ایک حدیث پاک ہے' زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ "یہ قربانیاں کیا ہیں؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قربانی تمہارے باپ (ابراہیم علیہ السلام) کی سنت ہے۔" صحابیؓ نے پوچھا "ہمارے لئے اس میں کیا ثواب ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک بال کے عوض ایک نیکی ہے۔" اون کے متعلق فرمایا "اس کے ایک بال کے عوض بھی ایک نیکی ہے۔" (مشکوٰۃ ۱۲۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "قربانی سے زیادہ کوئی دوسرا عمل نہیں ہے۔ الا یہ کہ رشتہ داری کا پاس کیا جائے۔" (طبرانی)

قربانی کے دنوں میں قربانی کرنا بہت بڑا عمل ہے۔ حدیث میں ہے کہ "قربانی کے دنوں میں قربانی سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کو محبوب نہیں اور قربانی کرتے وقت خون کا جو قطرہ زمین پر گرتا ہے وہ گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جاتا ہے۔" (مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۸)

قربانی کس پر واجب ہے

چند صورتوں میں قربانی کرنا واجب ہے۔

۱...... کسی شخص نے قربانی کی منت مانی ہو تو اس پر قربانی کرنا واجب ہے۔

۲...... کسی شخص نے مرنے سے پہلے قربانی کی وصیت کی ہو اور اتنا مال چھوڑا ہو کہ اس کے تہائی مال سے قربانی کی جاسکے تو اس کی طرف سے قربانی کرنا واجب ہے۔

۳...... جس شخص پر صدقہ فطر واجب ہے اس پر قربانی کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے۔ پس جس شخص کے پاس رہائشی مکان' کھانے پینے کا سامان' استعمال کے کپڑوں اور روزمرہ استعمال کی دوسری چیزوں کے علاوہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کا نقد روپیہ' مال تجارت یا دیگر سامان ہو' اس پر قربانی کرنا واجب ہے۔

○..... مثلاً "ایک شخص کے پاس دو مکان ہیں۔ ایک مکان اس کی رہائش کا ہے اور دوسرا خالی ہے تو اس پر قربانی واجب ہے۔ جبکہ اس خالی مکان کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے برابر ہو۔

○..... یا مثلاً "ایک مکان میں وہ خود رہتا ہو اور دوسرا مکان کرایہ پر اٹھایا ہے تو اس پر بھی قربانی واجب ہے۔ البتہ اگر اس کا ذریعہ معاش یہی مکان کا کرایہ ہے تو یہ بھی ضروریات زندگی میں شمار ہوگا اور اس پر قربانی کرنا واجب نہیں ہوگی۔

○..... یا مثلاً "کسی کے پاس دو پلاٹ ہیں ایک اس کے سکونتی مکان کے لئے ہے اور دوسرا زائد' تو اگر اس کے دوسرے پلاٹ کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے برابر ہو تو اس پر قربانی واجب ہے۔

○..... عورت کا مہر معجل اگر اتنی مالیت کا ہو تو اس پر بھی قربانی واجب ہے۔ یا صرف والدین کی طرف سے دیا گیا زیور اور استعمال سے زائد کپڑے نصاب کی مالیت کو پہنچتے ہوں تو اس پر بھی قربانی کرنا واجب ہے۔

○..... ایک شخص ملازم ہے۔ اس کی ماہانہ تنخواہ سے اس کے اہل و عیال کی گزر بسر ہو سکتی ہے پس انداز نہیں ہو سکتی اس پر قربانی واجب نہیں جبکہ اس کے پاس کوئی اور مالیت نہ ہو۔

○..... ایک شخص کے پاس زرعی اراضی ہے جس کی پیداوار سے اس کی گزر اوقات ہوتی ہے وہ زمین اس کی ضروریات میں سے گنی جائے گی۔

○..... ایک شخص کے پاس ہل جوتنے کے لئے بیل اور دودھیاری گائے بھینس کے علاوہ اور مویشی اتنے ہیں کہ ان کی مالیت نصاب کو پہنچتی ہے تو اس پر قربانی کرنا واجب ہے۔

۴..... ایک شخص صاحب نصاب نہیں' نہ قربانی اس پر واجب ہے لیکن اس نے شوق سے قربانی کا

جانور خرید لیا تو قربانی واجب ہے۔

۵..... مسافر پر قربانی واجب نہیں۔

۶..... صحیح قول کے مطابق بچے اور مجنون پر قربانی واجب نہیں۔ خواہ وہ مالدار ہوں۔

قربانی کا وقت

۱..... بقر عید کی دسویں تاریخ سے لے کر بارہویں تاریخ تک کی شام (آفتاب غروب ہونے سے پہلے) تک قربانی کا وقت ہے۔ ان دنوں میں جب چاہے قربانی کر سکتا ہے۔ لیکن پہلا دن افضل ہے' پھر گیارہویں تاریخ' پھر بارہویں تاریخ۔

۲..... شہر میں نماز عید سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں۔ اگر کسی نے عید سے پہلے جانور ذبح کر لیا تو یہ گوشت کا جانور ہوا۔ قربانی نہیں ہوگی۔ البتہ دیہات میں جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی عید کے دن صبح صادق طلوع ہو جانے کے بعد قربانی کرنا درست ہے۔

۳..... اگر شہری آدمی خود تو شہر میں موجود ہے مگر قربانی کا جانور دیہات میں بھیج دے اور وہاں صبح صادق کے بعد قربانی ہو جائے تو درست ہے۔

۴..... ان تین دنوں کے دوران رات کے وقت قربانی کرنا بھی جائز ہے لیکن بہتر نہیں۔

۵..... اگر ان تین دنوں کے اندر کوئی مسافر اپنے وطن پہنچ گیا یا اس نے کہیں اقامت کی نیت کر لی اور وہ صاحب نصاب ہے تو اس کے ذمہ قربانی واجب ہوگی۔

۶..... جس شخص کے ذمہ قربانی واجب ہے اس کے لئے ان دنوں میں قربانی کا جانور ذبح کرنا ہی لازم ہے۔ اگر اتنی رقم صدقہ خیرات کر دے تو قربانی ادا نہیں ہوگی اور یہ شخص گناہ گار ہوگا۔

۷..... جس شخص کے ذمہ قربانی واجب تھی اور ان تین دنوں میں اس نے قربانی نہیں کی تو اس کے بعد قربانی کرنا درست نہیں۔ اس شخص کو توبہ استغفار کرنی چاہئے اور قربانی کے جانور کی مالیت صدقہ خیرات کر دے۔

۸..... ایک شخص نے قربانی کا جانور باندھ رکھا تھا۔ مگر کسی عذر کی بنا پر قربانی کے دنوں میں ذبح نہیں کر سکا تو اس کا اب صدقہ کر دینا واجب ہے۔ ذبح کر کے گوشت کھانا درست نہیں۔

۹..... قربانی کا جانور خود اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا مستحب ہے۔ لیکن جو شخص ذبح کرنا نہ جانتا ہو یا کسی وجہ سے ذبح نہ کرنا چاہتا ہو اسے ذبح کرنے والے کے پاس موجود رہنا بہتر ہے۔

۱۰..... قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت زبان سے نیت کے الفاظ پڑھنا ضروری نہیں بلکہ دل میں نیت کر لینا کافی ہے۔ اور بعض دعائیں جو حدیث پاک میں منقول ہیں اگر کسی کو یاد ہوں تو ان کا پڑھنا مستحب ہے۔

کسی دوسرے کی طرف سے نیت کرنا

۱..... قربانی میں نیابت جائز ہے یعنی جس شخص کے ذمہ قربانی واجب ہے اگر اس کی اجازت سے یا حکم سے دوسرے شخص نے اس کی طرف سے قربانی کر دی تو جائز ہے۔ لیکن اگر کسی شخص کے حکم کے بغیر اس کی طرف سے قربانی کی تو قربانی نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو اس کے حکم کے بغیر شریک کیا گیا تو کسی کی بھی قربانی جائز نہیں ہوگی۔

۲..... آدمی کے ذمہ اپنی اولاد کی طرف سے قربانی کرنا ضروری نہیں۔ اگر اولاد بالغ اور مالدار ہو تو خود کرے۔

۳..... اسی طرح مرد کے ذمہ بیوی کی جانب سے قربانی کرنا لازم نہیں۔ اگر بیوی صاحب نصاب ہو تو اس کے لئے الگ قربانی کا انتظام کیا جائے۔

۴..... جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہو وہ اپنی واجب قربانی کے علاوہ اپنے مرحوم والدین اور دیگر بزرگوں کی طرف سے بھی قربانی کرے۔ اس کا بڑا اجر و ثواب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے بھی ہم پر بڑے احسانات اور حقوق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے گنجائش دی ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی قربانی کی جائے۔ مگر اپنی واجب قربانی لازم ہے۔ اس کو چھوڑنا جائز نہیں۔

قربانی کن جانوروں کی جائز ہے

۱..... بکری' بکرا' بھیڑ' دنبہ' گائے' بیل' بھینس' بھینسا' اونٹ' اونٹنی کی قربانی درست ہے۔ ان کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی درست نہیں۔

۲..... گائے' بھینس' اونٹ میں اگر سات آدمی شریک ہو کر قربانی کریں تو بھی درست ہے۔ مگر ضروری ہے کہ کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ سب کی نیت قربانی یا عقیقہ کی ہو۔ صرف گوشت کھانے کے لئے حصہ رکھنا مقصود نہ ہو۔ اگر ایک آدمی کی نیت بھی صحیح نہ ہو تو کسی کی بھی قربانی صحیح نہ ہوگی۔

۳..... کسی نے قربانی کے لئے گائے خریدی اور خریدتے وقت یہ نیت تھی کہ دوسرے لوگوں کو بھی اس میں شریک کر لیں گے اور بعد میں دوسروں کا حصہ رکھ لیا تو یہ درست ہے۔

لیکن اگر گائے خریدتے وقت دوسرے لوگوں کو شریک کرنے کی نیت نہیں تھی بلکہ پوری گائے اپنی طرف سے قربانی کرنے کی نیت تھی' مگر اب دوسروں کو بھی شریک کرنا چاہتا ہے تو یہ دیکھیں گے کہ آیا اس شخص کے ذمہ قربانی واجب ہے یا نہیں۔ اگر واجب ہے تو دوسروں کو بھی شریک کر سکتا ہے مگر بہتر نہیں۔ اور اگر اس کے ذمہ قربانی واجب نہیں تھی تو دوسروں کو شریک کرنا درست نہیں۔

۴..... اگر قربانی کا جانور گم ہو گیا اور اس نے دوسرا خرید لیا۔ پھر اتفاق سے پہلا بھی مل گیا تو اگر اس شخص کے ذمہ قربانی واجب تھی تب تو صرف ایک جانور کی قربانی اس کے ذمہ ہے۔ اور اگر واجب

نہیں تھی تو دونوں جانوروں کی قربانی لازم ہوگی۔

۵...... بکری اگر ایک سال سے کم عمر کی ہو خواہ ایک ہی دن کی کمی ہو تو اس کی قربانی کرنا درست نہیں۔ پورے سال کی ہو تو درست ہے۔ اور گائے یا بھینس پورے دو سال کی ہوگی۔ اس سے کم عمر کی ہو تو درست نہیں اور اونٹ پورے پانچ سال کا ہو تو قربانی درست ہوگی۔

۶...... بھیڑ' یا دنبہ اگر چھ مہینے سے زائد کا ہو اور اتنا فربہ یعنی موٹا تازہ ہو کہ اگر پورے سال والے بھیڑ دنبوں کے درمیان چھوڑا جائے تو فرق معلوم ہوتا ہے تو قربانی درست نہیں۔

۷...... جو جانور اندھا یا کانا ہو یا اس کی ایک آنکھ کی تہائی روشنی یا اس سے زائد جاتی رہی ہو' یا ایک کان تہائی یا تہائی سے زیادہ کٹ گیا' تو اس کی قربانی کرنا درست نہیں۔

۸...... جو جانور اتنا لنگڑا ہو کہ صرف تین پاؤں سے چلتا ہو' چوتھا پاؤں زمین پر رکھتا ہی نہیں یا رکھتا ہے مگر اس سے چل نہیں سکتا تو اس کی قربانی درست نہیں۔ اور اگر چلنے میں چوتھے پاؤں کا سہارا تو لیتا ہے مگر لنگڑا کر چلتا ہے تو اس کی قربانی درست ہے۔

۹...... اگر جانور اتنا دبلا ہو کہ اس کی ہڈیوں میں گودا تک نہ رہا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں۔ اگر ایسا دبلا نہ ہو تو قربانی درست ہے۔ جانور جتنا موٹا' فربہ ہو اسی قدر قربانی اچھی ہے۔

۱۰...... جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں یا زیادہ دانت جھڑ گئے ہوں اس کی قربانی درست نہیں۔

۱۱...... جس جانور کے پیدائشی کان نہ ہوں اس کی قربانی کرنا درست نہیں۔ اگر کان تو ہوں لیکن کان چھوٹے ہوں اس کی قربانی درست ہے۔

۱۲...... جس جانور کے پیدائشی طور پر سینگ نہ ہوں اس کی قربانی درست ہے۔ اور اگر سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے تو اگر صرف اوپر سے خول اترا ہے اندر کا گودا باقی ہے تو قربانی درست ہے۔ اور اگر جڑ ہی سے نکل گئے ہوں تو اس کی قربانی کرنا درست نہیں۔

۱۳...... خصی جانور کی قربانی جائز بلکہ افضل ہے۔

۱۴...... جس جانور کے خارش ہو تو اگر خارش کا اثر صرف جلد تک محدود ہے تو اس کی قربانی کرنا درست ہے۔ اور اگر خارش کا اثر گوشت تک پہنچ گیا ہو اور جانور اس کی وجہ سے لاغر اور دبلا ہو گیا ہے تو اس کی قربانی درست نہیں۔

۱۵...... اگر جانور خریدنے کے بعد اس میں کوئی عیب ایسا پیدا ہو گیا جس کی وجہ سے اس کی قربانی درست نہیں' تو اگر یہ شخص صاحب نصاب ہے اور اس پر قربانی واجب ہے تو اس کی جگہ تندرست جانور خرید کر قربانی کرے۔ اور اگر اس شخص کے ذمہ قربانی واجب نہیں تھی وہ اسی جانور کی قربانی کرے۔

۱۶...... جانور پہلے تو صحیح سالم تھا مگر ذبح کرتے وقت جو اس کو لٹایا تو اس کی وجہ سے اس میں کچھ عیب پیدا ہو گیا تو اس کا کچھ حرج نہیں۔ اس کی قربانی درست ہے۔

قربانی کا گوشت

۱...... قربانی کا گوشت اگر کئی آدمیوں کے درمیان مشترک ہو تو اس کا اٹکل سے تقسیم کرنا جائز نہیں بلکہ خوب احتیاط سے تول کر برابر حصہ کرنا درست ہے۔ ہاں! اگر کسی کے حصہ میں سر اور پاؤں لگا دیئے جائیں تو اس کے وزن کے حصہ میں کمی جائز ہے۔

۲...... قربانی کا گوشت خود کھائے' دوست احباب میں تقسیم کرے' غریب مسکینوں کو دے اور بہتر یہ ہے کہ اس کے تین حصے کرے۔ ایک اپنے لئے' ایک دوست احباب عزیز و اقارب کو ہدیہ دینے کے لئے اور ایک ضرورت مند ناداروں میں تقسیم کرنے کے لئے۔ الغرض کم از کم تہائی حصہ خیرات کر دے لیکن اگر کسی نے تہائی سے کم گوشت خیرات کیا' باقی سب کھالیا یا عزیز و اقارب کو دے دے تب بھی گناہ نہیں۔

۳...... قربانی کی کھال اپنے استعمال کے لئے رکھ سکتا ہے' کسی کو ہدیہ بھی کر سکتا ہے لیکن اگر اس کو فروخت کر دیا تو اس کے پیسے نہ خود استعمال کر سکتا ہے نہ کسی غنی کو دینا جائز ہے۔ بلکہ کسی غریب پر صدقہ کر دینا واجب ہے۔

۴...... قربانی کی کھال یا اس کی رقم کسی ایسی جماعت یا انجمن کو دینا درست نہیں جس کے بارے میں اندیشہ ہو کہ وہ مستحقین کو نہیں دیں گے۔ بلکہ جماعتی پروگراموں مثلاً" کتابوں اور رسالوں کی طباعت و اشاعت' شفاخانوں کی تعمیر' کارکنوں کی تنخواہ وغیرہ میں خرچ کریں گے۔ کیونکہ اس رقم کا کسی فقیر کو مالک بنانا ضروری ہے۔ البتہ ایسے ادارے کو دینا درست ہے جو واقعی مستحقین میں تقسیم کرے۔

۵...... قربانی کی کھال کے پیسے مسجد کی مرمت میں یا کسی اور نیک کام میں لگانا جائز نہیں' بلکہ کسی غریب کو ان کا مالک بنانا ضروری ہے۔

۶...... قربانی کے جانور کا دودھ نکال کر استعمال کرنا' یا اس کی پشم اتارنا درست نہیں۔ اگر اس کی ضرورت ہو تو وہ رقم صدقہ کر دینی چاہئے۔

۷...... قربانی کے جانور کی جھول اور رسی بھی صدقہ کر دینی چاہئے۔

۸...... قربانی کی کھال یا گوشت قصاب کو اجرت میں دینا جائز نہیں۔

۹...... اسی طرح امام یا مؤذن کو بطور اجرت دینا بھی درست نہیں۔

چند غلطیوں کی اصلاح

۱...... بعض لوگ یہ کوتاہی کرتے ہیں کہ طاقت نہ

ہونے کے باوجود شرم کی وجہ سے قربانی کرتے ہیں کہ لوگ یہ کہیں گے کہ انہوں نے قربانی نہیں کی۔ محض دکھاوے کے لئے قربانی کرنا درست نہیں۔ جس سے واجب حقوق فوت ہو جائیں۔

۲......بہت سے لوگ محض گوشت کھانے کی نیت سے قربانی کی نیت کر لیتے ہیں۔ اگر عبادت کی نیت نہ ہو تو ان کو ثواب نہیں ملے گا۔ اور اگر ایسے لوگوں نے کسی اور کے ساتھ حصہ رکھا ہو تو کسی کی بھی قربانی نہیں ہوگی۔

۳......بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ گھر میں ایک قربانی ہو جانا کافی ہے۔ اس لئے لوگ ایسا کرتے ہیں کہ ایک سال اپنی طرف سے قربانی کر لی' ایک سال بیوی کی طرف سے کر دی' ایک سال لڑکے کی طرف سے' ایک سال لڑکی کی طرف سے' ایک سال مرحوم والد کی طرف سے' ایک سال مرحومہ والدہ کی طرف سے۔ خوب یاد رکھنا چاہئے کہ گھر کے جتنے افراد پر قربانی واجب ہو ان میں سے ہر ایک کی طرف سے قربانی کرنا واجب ہے۔ مثلاً" میاں بیوی اگر دونوں صاحب نصاب ہوں تو دونوں کی طرف سے دو قربانیاں لازم ہیں۔ اسی طرح اگر باپ بیٹا دونوں

باقی صفحہ ۲۶ پر

محمد طاہر رزاق......لاہور

جہنم سے فرار

ایک سابق قادیانی نوجوان کی کہانی جو قادیانیت کے جہنم سے فرار ہو کر گلشن اسلام کا مکیں ہو گیا

"میں صبح سے شام تک' تانگہ چلاتا ہوں لیکن گھر کی دال روٹی پھر بھی نہیں چلتی۔ گھوڑے کے چارے اور دانے کا خرچہ بھی خاصا ہے۔ مختلف ضروریات کے وقت تھوڑی تھوڑی رقم جو لوگوں سے ادھار لی تھی' اب وہ دس ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ میں بڑی مشکل سے فہیم الدین کو آٹھویں جماعت تک پڑھا سکا ہوں۔ اب غربت نے میرے ہاتھ باندھ دیئے ہیں اور میری ہمت جواب دے گئی ہے' لہٰذا اب میں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ فہیم الدین کو اسکول سے اٹھا لیا جائے۔"

کرم الٰہی کوچوان نے انتہائی رنجیدہ خاطر ہو کر اپنی بیوی حنیفاں سے کہا۔ خاوند کی یہ پریشان کن باتیں سن کر حنیفاں نے ٹھنڈی آہ بھری جیسے غربت کو نگلنے کی کوشش کر رہی ہو۔ حنیفاں ایک تابعدار بیوی کی طرح اٹھی اور دن بھر کے تھکے ہارے خاوند کو بڑی محبت سے روٹی گرم کر کے دی اور کہا کہ کھانا کھایئے۔ جان ہے تو ان دکھوں کا مقابلہ کر ہی لیں گے۔ کھانے کے دوران میاں بیوی میں گفتگو کا دور بھی چلتا رہا۔ حنیفاں ایک بہادر اور مدبر عورت تھی۔ اس نے خاوند کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔

"سرتاج! آپ فہیم الدین کی تعلیم کی کوئی فکر نہ کریں۔ اللہ نے مجھے صحت دے رکھی ہے۔ میں لوگوں کے گھروں میں برتن مانجھ لیا کروں گی اور اس آمدنی سے فہیم الدین کی تعلیم کا سلسلہ چلتا رہے گا۔"

کرم الٰہی کوچوان مارے غصے کے کانپنے لگا اور غیرت سے اس کی نتھنے پھول گئے جن سے سانس شوں شوں کر کے نکلنے لگی۔ اس نے غصے میں کانپتے ہوئے اپنی بیوی سے کہا

"یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ تم میری زندگی میں لوگوں کے گھروں میں نوکری کرو۔ یہ میری غیرت کا خون ہو گا۔"

حنیفاں نے ایک ماہر وکیل کی طرح دلائل دیتے ہوئے کہا

"محنت میں کیا عار ہے۔ میں کاسہ گدائی لے کر کسی کے گھر مانگنے تو نہیں جاؤں گی' کام کاج ہی تو کرنے جاؤں گی۔ بیٹے کو تعلیم کی راہ سے ہٹا لینے سے یہ محنت مشقت کی راہ بہتر ہے۔"

آخر حنیفاں نے خاوند کو اپنے موقف کے حق میں قائل کر لیا۔

فہیم الدین واقعتاً" اپنے نام کی تعبیر تھا۔ وہ ہمیشہ کلاس میں اول آتا۔ اساتذہ اس سے بڑی محبت کرتے۔ آخر وہ وقت آ گیا' جب فہیم الدین نے میٹرک کے امتحان میں پورے سرگودھا بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ ماں باپ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ محلے کے سینکڑوں لوگ آج مبارکباد دینے کے لئے ان کے گھر میں جمع تھے۔ کرم الٰہی کوچوان نے پورے محلے میں بتاشے تقسیم کئے۔ فہیم الدین کو محکمہ تعلیم سے وظیفہ ملنا شروع ہو گیا اور وہ اپنی تعلیم کا خرچہ خود اٹھانے کے قابل ہو گیا۔

فہیم الدین نے ٹی آئی کالج ربوہ میں ایف۔ ایس سی میں داخلہ لے لیا۔ ایف ایس سی کے امتحان میں وہ پورے ضلع میں اول آیا۔ اسے ایف۔ ایس سی میں بھی محکمہ تعلیم کی طرف سے وظیفہ ملا۔ اب فہیم الدین اپنی ماں کے سامنے سخت چٹان کی طرح ڈٹ گیا اور اس نے ماں کے مشقت والے ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کر کہا۔

"اماں! اب میں تجھے لوگوں کے گھروں میں کام کاج کے لئے نہیں جانے دوں گا۔ اب میں جوان ہو چکا ہوں۔ مجھے اپنی مزید پڑھائی کے لئے حکومت کی طرف سے وظیفہ بھی ملے گا اور میں ٹیوشن پڑھا کر ابا جان کا ہاتھ بھی بٹاؤں گا۔ پیاری ماں! تجھے میری محبت کی قسم' اب تو لوگوں کے گھروں میں نہیں جائے گی۔"

ماں نے لاڈلے بیٹے کے سامنے ہتھیار پھینک دیئے۔ فہیم الدین کو انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں داخلہ مل گیا۔ وہاں سے اس نے انجینئرنگ کی ڈگری امتیازی حیثیت سے حاصل کی۔ تعلیم سے فارغ ہوتے ہی اسے ایک پرائیویٹ فرم میں پانچ ہزار ماہانہ کی نوکری مل گئی۔ اس کی اعلیٰ کارکردگی کو دیکھتے ہوئے فرم نے چھ ماہ بعد اسے انگلستان بھیج دیا۔ وہاں سے اس نے لاکھوں روپے کما کر والدین کو بھیجے۔ کرم الٰہی کوچوان نے تانگہ بیچ دیا اور وہ گھر میں فرصت کے لمحات گزارنے لگا۔ پھر فہیم الدین کی ایک امیر قادیانی گھر میں شادی کر دی گئی کیونکہ فہیم

الدین کے والدین بھی قادیانی تھے۔ اپنے قواعد کے مطابق ایک قادیانی مبلغ نے ربوہ میں اس کا نکاح پڑھایا۔ دو سال میں فہیم الدین کے ہاں دو بیٹے پیدا ہوئے۔ وہ انگلستان میں انتہائی خوشحالی کی زندگی گزار رہا تھا لیکن دفتر میں مسلمان اس سے کھنچے کھنچے رہتے تھے۔ وہ اس کے ساتھ کھانا کھانے سے پرہیز کرتے تھے۔ کئی تو اس سے سلام بھی نہ لیتے تھے۔ اسے اپنی شادی غمی کے پروگراموں میں بھی نہیں بلاتے تھے۔ یوں فہیم الدین مسلمانوں سے کٹا کٹا سا رہتا تھا۔

ایک دن اس کا ایک انجینئر دوست ہدایت خان اس کے پاس آیا اور کہنے لگا

"فہیم الدین! آج لندن کے ومبلے ہال میں ختم نبوت کانفرنس ہے' جس میں دنیا بھر سے علمائے کرام تشریف لا رہے ہیں۔ میں آپ کو کانفرنس میں شمولیت کی دعوت دیتا ہوں۔ جانے اور سننے میں کیا حرج ہے۔"

پہلے تو فہیم الدین کچھ ہچکچایا لیکن پھر اس نے جانے کی ہامی بھرلی۔ کیونکہ ہدایت خان نے اسے دعوت ہی اس موثر اور دلنشین انداز میں دی تھی کہ اس کے پاس دعوت کو رد کرنے کے الفاظ ہی نہ تھے۔ دونوں دوست مقررہ تاریخ پر بروقت ومبلے ہال میں پہنچ گئے اور اگلی نشستوں پر انہیں جگہ مل گئی۔ تلاوت کلام پاک سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ خوش الحان قاری نے سورۃ الاحزاب' جس میں خاتم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا ذکر بڑی صراحت سے ہے' کی آیات مبارکہ کی تلاوت اس سوز سے کی کہ حاضرین پر وجد کی کیفیت طاری ہوگئی۔ تلاوت قرآن کے بعد نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کی گئی' جس میں نعت خواں صاحب نے عقیدہ ختم نبوت پر منظوم انداز میں خوب روشنی ڈالی۔ پھر تقریروں کا نورانی سلسلہ شروع ہوا۔ مقررین آتے رہے اور عقیدہ ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار فرماتے رہے۔ آخر میں ایک وجیہہ اور منور چہرہ والے بزرگ مقرر تشریف لائے۔ انہوں نے حاضرین سے خطاب فرماتے ہوئے کہا۔

"میں آج صرف قادیانیوں کو دعوت اسلام کے موضوع پر تقریر کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ جہاں ہم قادیانیوں کے خلاف جہاد کرتے ہیں' وہاں ہمیں راتوں کو بیدار ہو کر اللہ کے سامنے اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر ان کی ہدایت کے لئے پرسوز دعائیں بھی مانگنی چاہئیں۔ ہم عالمگیر نبیؐ کے عالمگیر امتی ہیں۔ ہمیں ہر انسان کو جہنم میں جانے سے بچانا چاہئے۔ یہ ہمارا فرض منصبی ہے کیونکہ ختم نبوت کے بعد اس کائنات میں کسی نئے نبی نے تو دنیا میں آنا نہیں' لہٰذا دعوت و تبلیغ کی ساری ذمہ داری امت محمدیہ پر ڈال دی گئی ہے۔ اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ جہاں وہ عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کرے' وہاں وہ قادیانیوں کی قادیانیت کے شیطانی پنجہ سے رہائی کی بھی بھرپور کوشش کرے۔"

انہوں نے قادیانیوں سے کہا "اے قادیانیو! تم دنیا کے ہر معاملہ میں خوب غور و فکر کرتے ہو۔ سوچ اور فکر کے گھوڑے دوڑاتے رہو۔ ایک روپے کا مٹی کا پیالہ خریدنا ہو تو خوب ٹھونک بجا کر دیکھتے ہو۔ جوتا خریدنا ہو تو سارے بازار کا چکر لگاتے ہو۔ سبزی خریدنی ہو تو سونگھ سونگھ کر دیکھتے اور دیکھ دیکھ کر سونگھتے ہو۔ بچے کے لئے اسکول و کالج کا انتخاب کرنا ہو تو ہر پہلو سے جائزہ لیتے ہو۔ بیٹے یا بیٹی کا رشتہ دیکھنا ہو تو شجرہ نسب کھنگال ڈالتے ہو۔ لیکن مرزا قادیانی کو نبی ماننا ہو تو بالکل نہیں سوچتے۔ کوئی دلیل طلب نہیں کرتے۔ کبھی غور و فکر کے مراقبے میں نہیں بیٹھتے۔"

انہوں نے کہا "عقیدہ وہ چیز ہے جس پر تمہاری اگلی لامتناہی زندگی کا دارومدار ہے۔ عقیدہ ٹھیک ہوگا اور اگر اعمال کم بھی ہوں گے تو نجات ہو جائے گی۔ لیکن اگر عقیدہ غلط ہوگا اور اعمال ہمالیہ پہاڑ جتنے بھی ہوں گے تو نجات نہیں ہوگی۔ تمہارے پاس موت کی آخری ہچکی تک کے لئے مہلت باقی ہے۔ اس مہلت کو اللہ تعالیٰ کی مہلت جلیلہ سمجھو۔ اس سے فائدہ اٹھاؤ کیونکہ اس مہلت کے بعد پھر کوئی مہلت نہیں ہوگی۔"

پھر جب انہوں نے جہنم اور اس کی سزاؤں کا نقشہ کھینچا تو پورا ہال کپکپا اٹھا۔ اس بزرگ عالم کی تقریر نے فہیم الدین کے دل و دماغ میں ایک طوفان بپا کر دیا۔ وہ گھر آیا تو اس کے دماغ میں اس عالم کے الفاظ گونجنے لگے۔ اسے راتوں کو بڑی بڑی دیر تک نیند نہ آتی۔ وہ بستر پر دراز خلاء میں گھورتا رہتا۔ اتفاق سے پندرہ دن بعد اسے ایک ماہ کی رخصت پر پاکستان جانا تھا۔ وہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ پاکستان چلا گیا۔ رات کو کھانا کھانے کے بعد باپ' ماں اور بیٹا' تینوں بیٹھے تھے کہ فہیم الدین اپنے والدین سے کہنے لگا "آج مجھے آپ سے ایک انتہائی اہم میٹنگ کرنی ہے۔" پھر وہ انتہائی تجسس کے ساتھ اپنے باپ سے پوچھتا ہے۔

"ابا جان! آپ قادیانی کیسے ہوئے؟"

باپ جواب میں کہتا ہے "ہم بھارت کے شہر جالندھر کے رہنے والے تھے۔ تقسیم وطن کے بعد جڑانوالہ کے ایک گاؤں میں آگئے۔ سکھوں نے ہمارا سب کچھ لوٹ لیا۔ خالی ہاتھ یہاں پہنچے۔ میں نے اور تمہاری والدہ نے سڑک کے کنارے ایک چھوٹی سی جھونپڑی بنائی اور اس میں رہنے لگے۔ میں دن کے وقت محنت مزدوری کی تلاش میں نکل جاتا۔ اگر کہیں کوئی کام مل جاتا تو رات کو کھانے کو کچھ مل جاتا ورنہ بھوکے ہی سو جاتے۔ ایک دن میں اسی پریشانی میں جھونپڑی سے باہر بیٹھا تھا کہ ایک

سیاہ رنگ کی کار جھونپڑی کے قریب آکر رکی۔ اس سے ایک ادھیڑ عمر شخص باہر نکلا۔ مجھے بڑی محبت سے ملا۔ میرا حال پوچھا۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے یہ آدمی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کا کوئی فرشتہ بھیج دیا ہو۔ میں نے اسے اپنی ساری بپتا سنائی۔ دو دن کے بعد وہ آدمی پھر آیا اور ہمیں ربوہ لے گیا۔ وہاں ہمیں ایک چھوٹا سا مکان رہنے کے لئے دے دیا گیا۔ پھر اس آدمی نے مجھے ادھار میں ایک تانگہ خرید کر دیا۔ میں ربوے میں تانگہ چلانے لگا اور ہر ماہ تانگہ کی ادھار لی ہوئی رقم کا کچھ حصہ ادا کرنے لگا۔ میں نے پانچ سال میں ساری رقم ادا کر دی۔ اسی دوران میں اس کار والے شخص کے کہنے پر قادیانی ہو گیا۔"

"قادیانی ہوتے وقت آپ نے کچھ سوچا نہیں؟" فہیم الدین نے پوچھا۔

"میں نے سوچا جس شخص کا اخلاق اتنا اچھا ہے' اس کا دھرم بھی اچھا ہی ہوگا" اس کے والد نے جواب دیا۔

"ابا جی! آپ نے تبدیلی مذہب کرتے ہوئے کوئی سوچ بچار نہ کی؟"

"بیٹا! میں ان پڑھ آدمی تھا۔ اس شخص کے مالی تعاون سے ممنون ہو کر قادیانی ہو گیا۔"

"امی جان! کیسے قادیانی ہو گئیں؟"

"بیٹا! جب میں قادیانی ہو گیا تو یہ بھی ہو گئی۔ اس بچاری کو کیا پتہ؟"

"ابا جی! اب قادیانیت کے بارے میں آپ کی معلومات۔"

"ابا جی! میں بالکل نہیں جانتا۔ صبح تانگہ لے کر جاتا اور شام کو تھکا ہارا واپس آتا۔ آتے ہی کھانا کھاتا اور سو جاتا۔ یہی میری زندگی تھی۔ مجھے مذہب کا کیا پتہ؟ یہی حال تمہاری امی کا ہے۔"

فہیم الدین نے ایک لمبی سرد آہ بھری اور سر پکڑ کر بیٹھ گیا اور بولا۔

"ابا جی! ایمان وہ نعمت ہے جس پر دنیا کی ساری نعمتیں قربان کی جاسکتی ہیں۔ آپ نے صرف مکان اور تانگے کے عوض مذہب تبدیل کر لیا۔ آپ نے صرف ایک شخص کا مشفقانہ سلوک دیکھ کر مرزا قادیانی کو نبی مان لیا۔ اگر وہ شخص قادیانی کی بجائے عیسائی ہوتا تو آج ہم سب عیسائی ہوتے۔ اگر وہ شخص پارسی ہوتا تو آج ہم پارسی ہوتے۔ اگر وہ شخص ہندو ہوتا تو آج ہم بھی ہندو ہوتے۔ یہ تبدیلی مذہب کا کوئی جواز نہیں۔"

اب فہیم الدین منزل حقیقت تک پہنچنے کے لئے یوں بے چین تھا جیسے ریگستان میں کوئی بھولا بھٹکا پیاسا مسافر پانی کی تلاش میں ہو۔ وہ لاہور پہنچا اور اپنے ایک مسلمان دوست کے توسط سے ایک نامور عالم دین کے پاس حاضر ہوا اور اپنے شکوک و شبہات ان کے سامنے رکھے اور ان سے رہنمائی کی درخواست کی۔ وہ عالم دین اسے بڑی محبت سے ملے۔ بڑی تپاک سے اپنے پاس بٹھایا اور اس کے شکوک و شبہات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بیٹا نبوت کا روشن سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا۔ اس کائنات ارض و سما میں سب سے پہلے نبی آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری نبی جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ قرآن پاک کی ایک سو سے زائد آیات اور دو سو سے زائد احادیث عقیدہ ختم نبوت پر دلالت کرتے ہوئے موجود ہیں۔" پھر انہوں نے قرآن و حدیث کی چند آیات اسے سنائیں۔

انہوں نے کہا "مرزا قادیانی نے انگریزوں کی ایک بھیانک سازش کو کامیاب کرنے کے لئے نبوت کا ڈرامہ رچایا۔ پھر انہوں نے مرزا قادیانی کی کتابوں سے وہ حوالہ جات پیش کئے جس میں مرزا قادیانی نے خود لکھا ہے کہ میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مرزا قادیانی نے ظلی و بروزی نبی ہونے کا دعویٰ کیا حالانکہ کائنات میں کوئی بھی ظلی و بروزی نبی نہیں آیا۔ پھر انہوں نے مرزا قادیانی کی کتابوں سے وہ حوالے دکھائے جس میں مرزا قادیانی نے اپنی نبوت کا انکار کیا ہے اور مدعی نبوت کو کافر قرار دیا ہے۔ مرزا قادیانی کی پیش گوئیوں کے بارے میں بتایا جو گن گن کر جھوٹ ثابت ہوئیں۔ وہ گالیاں سنائیں جو مرزا قادیانی نے ملت اسلامیہ کو دی ہیں۔ قادیانی کے شراب پینے اور افیون کھانے کے حوالہ جات دکھائے۔ اللہ' رسول اللہ' کتاب اللہ کے بارے میں مرزا قادیانی کی ہرزہ سرائی اور آخر میں اسے مرزا قادیانی کی تصویر دکھائی اور بتایا کہ نبی اپنے وقت میں دنیا کا خوبصورت ترین انسان ہوتا ہے۔ لیکن اس کی تصویر دیکھئے کہ یہ کتنا کریہہ الصورت ہے۔ کیا نبی اس شکل کے ہوتے ہیں؟"

فہیم الدین کے اندر سے قادیانیت کا بت ٹوٹ پھوٹ چکا تھا۔ اس کے دل و دماغ قادیانیت کے خلاف بغاوت بپا کر چکے تھے۔ اچانک اس نے ایک جھرجھری سی لی اور اس نے بزرگ عالم دین کے پاؤں پکڑ لئے اور ان سے استدعا کی کہ میں قادیانیت سے تائب ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔ مجھے ابھی مسلمان کیجئے اور اس نے بزرگ عالم دین کے ہاتھوں پر اسلام قبول کر لیا۔ وہ اسی رات ربوہ پہنچا والدین اور بیوی بچوں کو اکٹھا کیا اور انہیں اپنے مسلمان ہونے کی ساری روداد سنائی۔ اس کے بعد اس نے انہیں بھی اسلام قبول کرنے کی دعوت دی' جسے ان سب نے قبول کر لیا۔ فہیم الدین اگلے دن ان سب کو لے کر لاہور آیا اور انہیں بھی اس بزرگ عالم دین کے ہاتھوں پر اسلام قبول کرایا۔ ربوہ میں ان کے اسلام قبول کرنے کی ہلکی ہلکی خبر

باقی صفحہ ۲۶ پر

اسلام اور قادیانیت۔ دو الگ الگ اُمّتیں

سعید احمد عنایت اللہ
مدرسہ صولتیہ مکۃ المکرمہ

عقیدہ ختم نبوت:

حق تعالیٰ شانہ کی توحید پر ایمان کے بعد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان لانا اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے۔ آپ ﷺ کی ذات اقدس سلسلہ نبوت کی آخری کڑی ہے۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں نہ ظلی نہ بروزی نہ تشریعی نہ غیر تشریعی۔

ختم نبوت کا یہ مفہوم ابتدائے اسلام سے آج تک اہل اسلام کے یہاں جانا اور پہچانا جاتا ہے آیت قرآنی ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین کی تشریح و تفسیر خود ذات پیغمبرؐ نے اپنے ان الفاظ میں فرمادی کہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی حق تعالیٰ شانہ نے الیوم اکملت لکم دینکم کی آیت پاک میں شریعت اسلامیہ کی تکمیل کے بعد اجراء نبوت کی نفی فرماکر ادعا نبوت کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دروازہ ہی بند کردیا۔ اور بتادیا کہ اب اس سلسلہ رسالت میں کسی کی ضرورت ہی باقی نہ رہی۔ اس لئے جس طرح ایمان میں داخلہ کے لئے توحید خداوندی میں کسی تاویل کی گنجائش باقی نہ رہی' اسی طرح ختم رسالت میں ہر تاویل کو مردود کرکے ہر مدعی نبوت کے ارتداد پر مہر ثبت فرمادی۔

تحفظ ختم نبوت' دین اسلام اور خاتم النبیین ﷺ:

اسلام میں یہ بھی گنجائش نہ رکھی گئی کسی بھی مدعی نبوت سے اس کے دعویٰ پر دلیل طلب کی جائے۔ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ایسے دجال کی سزا حجت و دلیل یا بحث و مباحثہ نہیں بلکہ تلوار کی نوک ہے خود جناب نبی کریم ﷺ نے' اور خلفائے الراشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اور مسلم خلفاء نے اس کی عملی تطبیق کرکے اس مسئلہ کو روز روشن کی طرح واضح کردیا نبی اکرم ﷺ کے دور میں جب اسود عنسی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو آنحضرت ﷺ نے اس کی سزا اس کی گردن زدنی مقرر فرماکر عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ فرمایا۔

تحفظ ختم نبوت خلفائے راشدین اور علمائے عظام:

خلیفہ اول امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب کو جس نے خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ اشتراک نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس بدبخت کے فتنہ کی بیخ کنی کے لئے تقریباً بارہ سو اصحاب رسول اللہ ﷺ کی قربانی دے کر عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ فرمایا جو ہر مسلم حکومت کے لئے نمونہ ہے۔ تمام اصحاب رسول اور مہاجرین و انصار نے مسیلمہ کے دعویٰ نبوت پر اس بات پر اجماع فرمایا کہ وہ مرتد اور واجب القتل ہے۔ بعد ازیں خلیفہ عبد الملک بن مروان کے دور میں حارث نامی بدبخت نے نبوت کا دعویٰ کیا تو اہل علم نے جن میں اصحاب رسول اللہ اور تابعین شامل تھے۔ اس کی سزا قتل بتائی تو امیر المومنین نے اس کو نافذ فرمایا۔

قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد مدعی نبوت مرتد اور واجب القتل ہے۔ یہ علماء اسلام کا اجماعی مسئلہ ہے اور اس میں تذبذب کرنے والا بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

امت اسلامیہ کا امتیاز:

حق تعالیٰ شانہ کا ملت اسلامیہ پر خصوصی انعام ہے کہ انہیں خاتم النبیین سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع فرماکر ان کو خیرات کا شرف بخشا۔ ان کے دین تمام ادیان کے لئے ناسخ اور ان کے نبی کو تمام انبیاء علیہم السلام کا خاتم ٹھہرایا جس نے اپنے سے پہلے تمام انبیاء کی تصدیق فرمائی اور ان کی تعظیم کو اپنے پیروؤں پر واجب قرار دیا اور تمام انبیاء نے خاتم النبیین ﷺ کی تصدیق فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے ان سے آنحضرت ﷺ کی نصرت کا عہد و پیمان لیا ان میں کسی ایک کا انکار یا توہین موجب کفر ہے مسلمان جب خیر امت ٹھہرے اور اسلام آخری پسندیدہ دین۔

اعدائے اسلام کا حسد:

مسلمانوں کی عظمت دین اسلام کا یہ کمال اور

خاتم النبیین ﷺ کی سیادت اور امت کے دلوں میں آنحضرت ﷺ کی بے پناہ محبت اور آپ کی امت کی وحدت و قوت سے دشمنان اسلام بے حد خائف ہو گئے کیونکہ یہ شرف دشمن اسلام کو کہاں گوارا تھا۔ چنانچہ انہوں نے دین کی بنیادوں کو ہلانے اور امت اسلامیہ کا رشتہ اسلام اور پیغمبر اسلام سے منقطع کرنے اور وحدت ملت کو پارہ پارہ کرنے کی سازش کی اور ایک جعلی نبوت اور جعلی شریعت اور اسلام سے الگ امت کی داغ بیل ڈال دی۔

استعماری ایجنٹوں کی خیانت:

اسلام کے کھلے دشمنوں یہود و نصاریٰ کے ساتھ نام نہاد مسلمان بھی اس سازش میں شریک خیانت ہو گئے اور اپنے آقاؤں کی نمک خواری کا حق ادا کرنے کے لئے ناموس رسالت مآب اور شریعت اسلامیہ پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی بمعہ اپنی امت قادیانیہ کے اس خدمت کے لئے کمر بستہ ہو گیا۔ اس نے کھلے عام یہ اعتراف بھی کیا کہ وہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔ پھر پوری ڈھٹائی کی ساتھ شریعت محمدیہ کے مقابلے میں قادیانی شریعت ایجاد کر دی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی شریعت میں جہاد جیسا دائمی فریضہ صرف منسوخ ہی نہیں بلکہ حرام ہو چکا ہے۔ غور کریں کہ جہاد جو کفر کی ذلت اور اسلام اور مسلمانوں کی سربلندی کا واحد راستہ ہے۔ اسے منسوخ و حرام قرار دینے سے صرف مسلمانوں کی جہادی کوششوں کے رخ سے ان کے اعداء کو مامون و محفوظ کرنا تھا۔ اس پر مزید مرزا غلام احمد کی یہ اسلام دشمنی کہ ایک طرف تو وہ مسلمانوں کو کفار کے ساتھ جہاد سے منع کرتا تھا تو دوسری طرف اپنے پیروکاروں کو انگریزی فوج میں شامل ہو کر مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کی ترغیب دیتا رہا۔ انگریز کے اس جھوٹی نبوت کے اجراء کا سب سے بڑا مقصود بھی اسی جذبہ جہاد کو مسلمانوں میں سے ختم کرنا تھا۔

مرزا قادیانی کے کئی لبادے:

مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی کا دجل و فریب اسلام اور مسلمانوں کے لئے نہایت ہی خطرناک ثابت ہوا اس نے دینی مراتب کے کئی لبادے اوڑھ کر اور کئی سیڑھیاں عبور کر کے ناموس رسالت کی بے حرمتی کی ناپاک جسارت کی اور پھر استعمار کے مطلوبہ اغراض و مقاصد کے لئے اسلام اور شریعت اسلامیہ میں قطع و برید شروع کر دی۔

قادیانی فریب اور سادہ لوح مسلمان:

ان سطور میں ان ناپاک اہداف کی تفصیل کا بیان مقصود نہیں جن کے حصول کے لئے مرزا غلام احمد سے دعویٰ نبوت کرایا گیا اور اس نے انگریز کا آلہ کار بن کر اپنی ہی دنیا و آخرت تباہ نہ کی بلکہ ہزاروں اہل ایمان کو بھی گمراہ کیا اور ان کی شقاوت و بدبختی کا سبب بنا۔ صرف اتنی وضاحت ضروری سمجھتے ہیں کہ مسلمان قادیانیوں کو مسلمان نہیں سمجھتے۔ جب کہ وہ مسلمانوں کی طرح نماز پڑھتے' روزہ رکھتے اور قرآن کی تلاوت کرتے ہیں۔

قادیانی فریب کا جواب ...... اسلام اور کفر میں فرق:

اس سلسلے میں پہلی گزارش یہ ہے کہ ایمان کے لئے تو تمام ضروریات دین کو ماننا ضروری ہے مگر کفر کے لئے سب کا انکار ضروری نہیں ہے۔ جیسے ایمان کے لئے قرآن حکیم کا جملہ سورتوں' ان کی تمام آیات پر ایمان ضروری ہے۔ مگر کفر کے لئے کسی ایک آیت کا انکار ہی کافی ہے۔

مسیلمہ کذاب نے تمام چیزوں کا اقرار و اعتراف کیا صرف عقیدہ ختم نبوت کا انکار تو تمام صحابہؓ کے اجماع سے مرتد اور واجب القتل ٹھہرا۔ قادیانیوں کے اسی دجل کے سلسلے میں دوسری گزارش یہ ہے کہ یہ لوگ کس طرح اسلام اور اہل اسلام سے تعلق کا دعویٰ کرتے ہیں؟ جبکہ ہم مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان تفریق و تمیز کا اصولی مطالبہ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے کیا وہ کہتا ہے "ہماری جماعت کسی طرح ان سے تعلقات نہیں رکھ سکتی اور نہ ہمیں ایسے تعلق کی حاجت ہے ہم نے دوسرے مسلمانوں سے قطع تعلق خدا تعالیٰ کے حکم پر کیا اپنی طرف سے نہیں"۔

۱- پھر غلام احمد کے بیٹے مرزا محمود نے صراحت اسے کہا ہے یہ بات بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان کوئی فروعی اختلاف ہے مسلمان سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا چند مسائل ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات' رسول کریم' قرآن' نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ غرضیکہ ایک ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے۔

۲- مسلمانوں کے ساتھ نماز کے بارے میں مرزا غلام احمد کہتا ہے کہ "میرا مذہب وہی ہے جو میں ہمیشہ سے ظاہر کرتا ہوں کہ کسی غیر مبایع شخص کے پیچھے چاہے وہ کیسا ہی ہو اور لوگ اس کی کیسی ہی تعریف کرتے ہوں' نماز نہ پڑھو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے"۔

۳- اہل اسلام کے ساتھ نماز کیا' اس نے ان تمام لوگوں کی تکفیر کی جو اس کو نبی نہیں مانتے مرزا غلام احمد کہتا ہے کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا' پھر کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ ظاہر کیا کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔

۴- پھر مرزا کے خلیفہ اول حکیم نور الدین نے عام مسلمانوں کی تکفیر ان الفاظ میں کی ہے۔ وہ کہتا ہے۔ اولئک ھم الکفرون حقا (یہ لوگ پکے کافر ہ

مرزا اس آیت کو مسلمانوں پر چسپاں کرتے تھے۔

۵۔ مرزا کے خلیفہ ثانی مرزا محمود مسلمانوں کی تکفیر اور دلیل یوں بیان کرتا ہے۔ "غیر احمدی مرزا صاحب کی نبوت کے منکر ہو کر کفار میں شامل ہیں" نیز لکھتا ہے کہ کل جو مسلمان حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

مسلمانوں سے ہر قسم کی قطع تعلق:

قادیانیوں نے مسلمانوں کے ساتھ دینی تعلق کے انقطاع پر اکتفا نہ کیا بلکہ مرزا نے اپنے متبعین کو مسلمانوں کے خوشی و غمی کے جملہ روابط منقطع کر لینے کے لئے واضح احکام جاری کئے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ غیر احمدیوں کے ساتھ ہمارے کوئی تعلقات نہیں ان کی غمی اور شادی کے معاملات کیوں نہ ہوں جبکہ ان کے غم میں شامل ہی نہیں تو پھر جنازہ کیسا؟ اسی لئے تو سر ظفر اللہ جو اس وقت پاکستان کا وزیر خارجہ تھا نے قائد اعظم محمد علی جناح بانی پاکستان کا جنازہ نہیں پڑھا اور پوری ڈھٹائی سے کہا یا تو وہ مسلم ملک کا کافر وزیر خارجہ ہے یا کافر ملک کا مسلم وزیر خارجہ لہٰذا جنازہ میں شریک نہ ہوا۔

قادیانیت کے شر سے کوئی محفوظ نہیں رہا:

کیا قادیانیوں کی طرف سے مسلمانوں سے دنیوی اور دینی تعلقات توڑنے کے بعد بھی کوئی باغیرت مسلمان یہ کہے گا کہ ان کے مسلمانوں سے فروعی اختلافات ہیں؟ یا ان سے کسی قسم کے روابط رکھ سکتا ہے؟ پھر مرزا غلام احمد قادیانی نے ان تمام مسلمانوں کو جو اس پر ایمان نہ لائے تکفیر پر ہی بس نہ کی۔ عام مسلمان تو درکنار مرزا غلام احمد اور اس کے متبعین اور خلفاء کے شر سے تو حق تعالیٰ شانہ کی ذات اقدس، حضرات انبیاء علیہم السلام، خود سید المرسلین، اصحاب رسول، اہل بیت اور اولیاء امت تک بھی محفوظ نہ رہے جس کا نمونہ پیش خدمت ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے خالق کائنات کی منزہ و مقدس ذات باری کے لئے مخلوق جیسی صفات کو یوں منسوب کیا (معاذ اللہ)

خدا نے فرمایا میں نماز پڑھوں گا، روزہ رکھوں گا، جاگتا ہوں اور سوتا ہوں۔ اپنے تعلقات کو خدا کے ساتھ اس طرح بیان کیا "انت منی بمنزلۃ اولادی" تم میری اولاد جیسے ہو۔ انت منی وانا منک تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے مزید لکھتا ہے۔ خدا نے روحانی باپ بن کر اس آدم (مرزا کو) پیدا کیا۔ جس طرح کہ پہلا آدم کو پیدا کیا تھا مرزا نے پھر عجیب و غریب دعویٰ کیا اور کہا مسیح ابن مریم مجھ سے ہیں اور میں خدا سے ہوں مبارک ہے جو مجھے پہچانتا ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کی آنکھوں سے میں پوشیدہ ہوں۔

فخر موجودات سید الانبیاء والمرسلین حضور نبی کریم ﷺ سے برابری کا ہی دعویٰ نہیں بلکہ اپنی فضیلت کو ثابت کرنے کی ناپاک جسارت یوں کی مرزا کہتا ہے کہ "نبی کریم کے لئے تو صرف چاند گرہن کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا، اب کیا تو انکار کرے گا؟ تین ہزار معجزے ہمارے نبی سے ظہور میں آئے اور جو میرے لئے نشانات ظاہر ہوئے ہیں تین لاکھ سے زیادہ ہیں"۔

پھر کمال ڈھٹائی سے صراحت کی ہے، مرزا کے ایک مرید نے اور کہا۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے
غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

خدا تعالیٰ کی ذات عالی اور حضور نبی کریم ﷺ کی گستاخی کے چند نمونوں کے بعد دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخیوں کے بعض نمونے ملاحظہ کیجئے، مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک کسی بھی نبی کو معاف نہ کیا وہ لکھتا ہے کہ "پہلا آدم آیا اور اسے جنت سے شیطان نے نکال دیا مگر دوسرا آدم (یعنی مرزا) اس لئے آیا تا کہ انسانوں کو دوبارہ جنت میں داخل کرے" اسی طرح کہتا ہے کہ "پہلا نوح آیا اور اس کا بیٹا ہدایت سے محروم رہا مگر دوسرا نوح آیا تو اس کا بیٹا اگرچہ ایک عرصہ تک ہدایت سے محروم رہا مگر اس کے بیٹے کو ہدایت میں داخل کر کے ظاہر کر دیا کہ پہلے نوح کے ساتھ جو اللہ کا سلوک تھا اس سے بڑھ کر دوسرے نوح کے ساتھ ہے"۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر صرف اپنی فضیلت پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ان کو شراب کا رسیا تک کہا۔ اسلام نے تو تمام انبیاء پر ایمان اور ان کی تعظیم کو واجب کیا مگر مرزا قادیانی کا منشور یہ ہے کہ اگر رسول اللہ کی عزت قائم کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ کی توہین ہو گئی ہے تو ہمیں ہرگز اس کی پرواہ نہیں اگر تم اسکو کفر سمجھتے ہو تو مجھ جیسا کافر تم کو دنیا میں نہیں ملے گا۔ یہ واقعی سچ اور حقیقت ہے کہ مرزا قادیانی سے بڑھ کر یا اس کے متبعین سے بڑھ کر کون کافر ہو سکتا ہے جنہوں نے اپنی جھوٹی نبوت اور جھوٹے دین کے قیام کی خاطر تمام انبیاء کی توہین کی حالانکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم مجھے ایسی فضیلت ہرگز نہ دو جس سے کسی کی اہانت لازم آئے .... مگر مرزا کو بقول اس کے اس کی کچھ پرواہ نہیں۔ انبیاء کے بعد اصحاب رسول اور اہل بیت کو بھی معاف نہ کیا۔ حضرات شیخین ابو بکرؓ و عمرؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں قادیانیوں کا عقیدہ مرزا کے ایک مرید کے قول فاسد سے ظاہر ہے "کہ

ابوبکرؓ و عمرؓ کیا تھے کہ وہ تو حضرت غلام احمد کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق بھی نہ تھے"۔ ابوبکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے۔(نعوذ باللہ) حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے خلاف یوں ہرزہ سرائی کی ایک زندہ علی تم میں موجود ہے تم اس کو چھوڑ رہے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں مرزا قادیانی کا قول ہے صد حسین است در گریبانم' میرے گریبان میں سو حسین ہیں۔ اسلام کی مقدس شخصیات کے ساتھ ساتھ مرزا قادیانی نے مسلمانوں کے مقدس مقامات کو بھی نہ بخشا۔

قادیان کو حرم شریف قرار دیا۔ وہ کہتا ہے۔۔

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

قادیان کے میلے کو ظلی حج کہا اور اس میں شرکت کو نفلی حج سے زیادہ باعث ثواب بتایا۔ نیز قادیانی مسجد کو من دخلہ کان آمنا کا مصداق قرار دیا اور (سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا") والی آیت میں مسجد اقصیٰ سے مراد قادیان کی مسجد بتایا۔ خالق کائنات' انبیاء علیہ السلام' اصحاب رسول' اہل بیعت' صلحاء امت اور عام مسلمانوں ان کے مقدس مقامات کی اہانت کے بعد بھی قادیانیت کا اسلام اور اہل اسلام سے کوئی تعلق رہ جاتا ہے؟

ایک دھوکہ اور فریب:

بعض سادہ لوح بھائی یہ کہہ سکتے ہیں کہ استعمار کے اس ایجنٹ نے تو ان کی سب سے مقدس ہستی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم علیہا السلام کو بھی معاف نہ کیا تو پھر یہ کیسا استعمار کا ایجنٹ ہے؟ اس سلسلہ میں عرض ہے کہ یہ استعماری قوتوں کی اسلام اور امت مسلمہ کے خلاف سازش ہے کہ اعلیٰ مقاصد کی خاطر ادنیٰ کو قربان کرو۔ حق تعالیٰ سبحانہ نے قرآن میں ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ تو صرف مسلمانوں کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں اب اس ہدف کی خاطر وہ ہر چیز کی قربانی کے لئے تیار ہیں انہوں نے اپنے اس ایجنٹ سے اعلیٰ مفاد کے حصول کی خاطر یہ سب کچھ سنا اور کہلوایا۔

اگر وہ بے حمیت ہیں تو ہم بے غیرت نہیں

ہم مزید کہتے ہیں کہ اپنے دین کے بارے میں اگر یہود و نصاریٰ اس قدر بے حس بے حمیت اور بے غیرت ہو جائیں تو ہمارے لئے تو راہ متعین ہے کہ

(ومایضلون الا انفسھم ومایشعرون) یہ لوگ ایسی تدبیروں سے صرف اپنے آپ کو ہی گمراہ کریں' اہل ایمان کی غیرت ایمانی اس قدر نہیں ہوئی کہ مقدس شخصیات اور مقامات کی توہین پر خاموش رہیں کیونکہ وہ تو ہر زبان کو کاٹ ڈالیں گے ایسے ہر قلم اور ہاتھ کو توڑ دیں گے جو ان کے خلاف جنبش کریں کہ مسلمان غیور اور باحیاء ہوتا ہے وہ ایسے مواقع پر خاموشی کو الحاد سمجھتا ہے اور ایسے ہر فتنہ کی سرکوبی کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کرنے کے لئے مستعد ہوتا ہے۔

اسوہ حسنہ مسلم عوام اور اسلامی حکومتوں کے لئے:

عصمت نبوت کے لوٹنے والوں اور ایسے ہی بد قماشوں کے لئے خود جناب نبی اکرم ﷺ کی ذات گرامی اسوہ حسنہ ہیں آپ نے خود اسود عنسی کے خاتمہ کے لئے صحابہ کرامؓ کو روانہ فرمایا خلیفہ اول جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ناموس ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سینکڑوں صحابہ کرام کو قربان کر کے مسیلمہ کذاب کو واصل جہنم کیا ہماری روشن تاریخ میں کتنی مثالیں ہیں جو ہماری اسلامی حکومتوں اور اسلامی تنظیموں اور عام افراد امت کے لئے راہ حق متعین کر گئیں۔

قادیانی ہتھکنڈے:

آج تک قادیانی امت نے اللہ کے ہزاروں بندوں کو راہ حق سے گمراہ کر دیا وہ اپنے محسن استعمار کی طرز پر جدوجہد کرتی رہی غریب ممالک خصوصاً" افریقہ میں انسانی خدمت کے نام پر مدارس' ہسپتال اور رفاہی ادارے بنا بنا کر ان کے ایمان کو لوٹ رہی ہے اور اس کی خاطر لاکھوں روپے صرف کر رہی ہے آج وقت ہے کہ کل کی ندامت سے پہلے ہم سنجیدگی سے فکر کریں۔ اللہ کے بندوں کے ایمانوں کی حفاظت اور آئندہ کی نسلوں میں جذبہ ایمانی کی بقاء کے لئے انہیں فتنہ قادیانیت اور دیگر فتنوں سے بچانے اور اسلامی تہذیب ثقافت پر باقی رکھنے کی خاطر اپنے فانی اسباب کو بچا کر اپنی ہلاکت کا سامان پیدا نہ کریں۔ اٹھیں اور ہمت کریں اور اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔

قادیانیوں کو نصیحت:

میں تو قادیانیت کے جال میں پھنسے ہوئے تمام افراد کو غور و فکر کی دعوت دوں گا کہ وہ سوچیں کہ ہر قوم کسی زعیم اور عظیم کی طرف نسبت پر فخر کرتی ہے وہ اس کی عظمتوں کی وجہ سے اس کی طرف منسوب ہوتی ہے' مگر آپ کی نسبت ایک ایسے انسان کی طرف ہے کہ دین و ایمان تو بڑی چیزیں ہوتی ہیں وہ تو اپنی عقل کی بربادی کا خود معترف ہے۔ غلام احمد قادیانی خود کہتا ہے کہ "میرا حافظہ اس قدر خراب ہے کہ کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی اسے بھول جاتا ہوں" مرزا کے مراق کے بارے میں اس کی اپنی سیرت میں لکھا ہے کہ "مرزا کو مراق رہا تو حضرت مرزا کا مراق موروثی نہ تھا اس کا باعث سخت دماغی تفکرات غم اور سوء ہضم تھا" مرزا کی سفاہت کو اس کے ساتھی یوں بیان کرتے ہیں۔ "بعض دفعہ حضور جی جب پہنچتے تو بے توجہی میں اس کی ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کو ہو جاتی تھی اور بار ہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں اور جوتے

باقی صفحہ ۲۶ پر

رواداری یا بے حمیتی کا وھر؟

لاہور سے شائع ہونے والے ایک ہفت روزہ جو بزعم "بصارت" سے قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے میں ایک مضمون بعنوان "امن فارمولا........رواداری" چھپا ہے جس میں مضمون نگار نے قرآن و سنت اور لغت کے خلاف معنی و مطلب نکال کر اہل اسلام کی دینی حمیت کو کمزور کرنے کی سعی لاحاصل کی ہے زیر نظر مضمون میں قرآن و سنت کی روشنی میں رواداری اور بے جا رواداری کا مفہوم پیش کیا جاتا ہے۔(ادارہ)

مولانا محمد اشرف کھوکھر

آج سے چودہ سو سترہ سال قبل دین فطرت' دین اسلام رسول آخرین محمد عربی پر پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے تاقیام قیامت تمام انسانوں کی صلاح و فلاح صرف اور صرف دین اسلام کی پیروی میں ہے۔ اسلام نے جہاں اپنے ماننے والوں کو بذریعہ حسن سلوک بدی کو مٹانے کی تاکید فرمائی ہے وہاں کفار اور بدطینت انسانوں کی شرانگیزیوں کو بزور شمشیر زیر زمین دفن کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔ اسلام میں رواداری ہے۔ جس کا مطلب ہے درست یا جائز یعنی ایسی بات کا جائز اور مباح جاننا جس بات میں کوئی مذہبی' اخلاقی یا قانونی حرج نہ ہو اسلام رواداری کا مذہب ہے جس کا اولین ہتھیار "صلح" ہے لیکن سورۃ بقرہ کے ابتدائی دو رکوع کے مطابق دنیا میں ایسے لوگ بھی تو ہیں جو صلح کی آواز نہیں سنتے اور ان کے دل پتھر سے بھی زیادہ سخت ہیں اور ان کے دلوں پر کفر و عصیاں کے تہہ بہ تہہ پردے ہیں فساد ان کا خمیر ہے وہ شیطنیت سے کبھی باز نہیں آتے اب ایسے لوگوں کے لئے اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں بار بار تصریح فرمائی ہے کہ ایسے لوگ جو رواداری کی حدوں سے تجاوز کرنے والے ہیں ان کی فتنہ پرداز توانائیوں کو زیر زمین دفن کردو۔ خاتمہ کائنات محبوب کبریا محمد رسول اللہ کا اسوہ حسنہ بھی یہی سکھاتا ہے کہ باطل طاغوت سے بہادر شیروں کی طرح لڑ کر حق کا بول بالا کرو۔ محمد رسول اللہ کے سچے امتی کا بھی مقصد حیات یہی ہے کہ دریائے زندگی کو ایمان و اعتقاد کے صراط مستقیم پر لگادے چاہے اسے اس راہ راست میں آخری قطرہ خون کا نذرانہ پیش کرنا پڑے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو یہ سبق دیتا ہے کہ ایسے لوگ جو حق کی آواز سننے پر تیار نہیں ان کو سمجھاؤ بجھاؤ حکمت سے تبلیغ کرو لیکن اگر نہ مانیں تو اسلام کے دشمنوں کو صفحہ ہستی سے مٹا دینا مناسب ہے جس طرح عضو فاسد جس میں زہریلا مادہ جمع ہوچکا ہوتا ہے آپریشن کرکے کاٹ دیا جاتا ہے۔ جس سے تمام جسم کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اس طرح بعض اوقات اللہ رب العزت کسی ظالم قوم کا جس نے "رواداری" کی آڑ میں ملک خدا میں فساد مچا رکھا ہوتا ہے ایسے حالات جب ظالم قوم جو مذہبی اخلاقی یا قانون حدوں سے آگے بڑھ جائے تو اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ اب بے غیرتی کی حد شروع ہوگئی ہے' فرمایا قتال کرو۔

وقاتلوھم حتی لا تکون فتنہ ویکون الدین للہ فان انتھوا فلا عدوان الا علی الظلمین

(البقرہ)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا

ولا یزالون یقاتلونکم حتی یردوکم عن دینکم ان استطاعوا○(البقرہ ۲۱۷)

ترجمہ : اور کفار تو ہمیشہ سے لڑتے ہی رہیں گے' یہاں تک کہ تمہارے دین سے تم کو پھیر دیں اگر اس کی طاقت رکھیں۔

مسلمانوں کے خلاف کارروائی میں کفار ہمیشہ سے ایک دوسرے کے بھرپور معاون و مددگار ہیں اور وہ آپس کے لاکھوں اختلافات کے باوجود مسلمانوں کے خلاف **الکفر ملتہ واحدہ** کی سچی تصویر ثابت ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کے خلاف کافروں کے اتحاد کو قرآن مجید نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے

یاایھا الذین آمنوا لا یھدی القوم الظلمین○

(المائدہ ۵۱)

اے ایمان "والو امت بناؤ یہود و نصاری کو دوست وہ

آپس میں دوست ہیں۔ اور دوسرے کے جو کوئی تم میں سے دوستی کرے ان سے تو وہ انہی میں سے ہے۔"

یعنی مذہب' فرقہ بندی اور بغض و عداوت کے باوجود وہ باہم ایک دوسرے سے دوستانہ تعلقات رکھتے ہیں' یہودی یہودی کا نصرانی' نصرانی کا دوست بن سکتا ہے (قادیانی یہودیوں کا دوست بن سکتا ہے..... ناقل) اور جماعت' اسلام کے مقابلے میں سب کفار ایک دوسرے کے دوست اور معاون بن جاتے ہیں۔ (تفسیر عثمانی ص ۲۰۴)

اور سورہ آل عمران میں ہے کہ۔

ترجمہ "مومنوں کو چاہئے کہ مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے اس سے اللہ کا کچھ عہد نہیں' ہاں اگر اس طریق سے تم ان کے (شر) سے بچاؤ کی صورت پیدا کرو (تو کوئی مضائقہ نہیں)"۔

اسی طرح سورہ النساء میں ہے کہ ترجمہ "اے ایمان والو تم مومنین کو چھوڑ کر کافروں کو دوست مت بناؤ' کیا تم یوں چاہتے ہو اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی حجت صریح قائم کرلو۔" (النساء ۱۴۴)

سورۃ المائدہ میں ارشاد ربانی ہے کہ ترجمہ "اے ایمان والو تم یہود و نصاریٰ کو دوست مت بناؤ وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے ان کے ساتھ جو کوئی دوستی کرے گا بیشک وہ انہی میں سے ہوگا' بیشک اللہ سمجھ نہیں دیتے ان کو جو اپنا نقصان کرتے ہیں۔" (مائدہ ۵۱)

غور فرمائیں کہ قادیانیوں کی پشت پناہی یہود و نصاریٰ کرتے ہیں جس کی زندہ مثال ہمارے سامنے ہے' اسرائیل جہاں مسلمانوں کا نام تک لینا برداشت نہیں کیا جاتا وہاں قادیانیوں کو خصوصی مراعات حاصل ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں کہ

لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین آمنوا الیہود والذین اشرکوا (مائدہ ۸۲)

ترجمہ "آپ پائیں گے سب لوگوں سے زیادہ مسلمانوں کا دشمن' یہودیوں کو اور مشرکوں کو۔" اس آیت میں بتلایا گیا ہے کہ یہود کا مشرکین سے دوستی کرنا محض اسلام اور مسلمانوں کی عداوت اور بغض کی وجہ سے ہے۔ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ تفسیر عثمانی میں لکھتے ہیں کہ "نبی کریمؐ کو جن اقوام سے زیادہ سابقہ پڑتا تھا ان میں یہ دونوں قومیں یہود اور مشرکین علی الترتیب (پہلا نمبر یہود کا ہوگا اور دوسرا مشرکین کا) اسلام اور مسلمانوں کی شدید ترین دشمن تھیں۔

دوسروں کو خوش کرنے کے لئے ان کے خلاف اسلام مختلف عقائد کی تصدیق کرنا رواداری نہیں عین منافقت ہے

مشرکین مکہ کی ایذا رسانیاں تو اظہر من الشمس ہیں لیکن ملعون یہودیوں نے بھی کوئی کمینہ سے کمینہ حرکت اٹھا نہ رکھی تھی' حضور اکرمؐ کو بے خبری میں شہید کرنا چاہا' کھانے میں زہر دینے کی کوشش کی' سحر اور ٹوٹکے کرائے غرض غضب پر غضب اور لعنت پر لعنت حاصل کرتے رہے۔" (تفسیر عثمانی)

ناظرین! اللہ رب العزت اور اس کے آخری پیغمبر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم تو کفار سے جہاد کرتے ہیں اور ان سے قلبی موالات و مودت کرنے سے منع فرمائیں اور قادیانی یہود و نصاریٰ سے بے جا رواداری کا سبق دیں ایک ایسا انسان جس کو اللہ نے ذرا بھی عقل و دانش سے نوازا ہے وہ معاً اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ قادیانیوں کا رواداری کی آڑ میں مسلمانوں کو بے غیرتی کا زہر ہلاہل پلانا یہودی سازش کے سوا کچھ بھی نہیں؟

☆ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس کی راہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جاؤ ان الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانہم بنیان مرصوص اللہ تعالیٰ تو ان لوگوں کو محبوب بنالیتا ہے جو اس کے راستے میں اس طرح مل کر لڑتے ہیں کہ گویا وہ ایک عمارت ہے جس میں سیسہ پلایا گیا ہے (فضائل جہاد مولانا محمد مسعود اظہر)

اللہ رب العزت نے خاصہ کائنات محبوب کبریا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا

ترجمہ "پیغمبر اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لئے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو اس (امر) کے ان پر ظاہر ہو جانے کے بعد یہ لوگ دوزخی ہیں۔" (سورہ توبہ ۱۱۳)

آج قادیانی امت مسلمہ کو "رواداری" کا سبق دیتے ہیں حالانکہ اللہ اور اس آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بے جا رواداری سے سختی سے منع فرمایا ہے۔

کافر کی موت سے بھی لرزتا ہو جس کا دل
کہتا ہے کون اسے کہ مسلماں کی موت مر

آدھا تیتر آدھا بٹیر دین اسلام کا سبق نہیں

اللہ رب العزت فرماتے ہیں یا ایہا الذین آمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطن انہ لکم عدو مبین

ترجمہ "اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ چلو وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔" (البقرہ ۲۰۸)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ظالم بادشاہ کے سامنے کلمہ حق کہنا بہترین جہاد ہے۔" (ابوداؤد' ترمذی)

جہاں ہو مجلس میں شرار بولہبی

باقی صفحہ ۲۶

قسط نمبر۲

تناقضاتِ مرزا

مولانا عبداللطیف ڈسکہ

دوسری بات یہ ہے کہ ایک جگہ لکھا کہ

"پس تم سمجھ سکتے ہو کہ میں نے پہلے اعتقاد کو نہیں چھوڑا جب تک خدا تعالیٰ نے روشن نشانوں اور کھلے کھلے الہاموں کے ساتھ نہیں چھڑایا۔" (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴۲'۱۴۳۔ خزائن ج ۲۲ ص ۶۰۲)

اس سے معلوم ہوا کہ مرزا نے یہ عقیدہ اپنے الہام پر قائم کیا تھا نہ کہ قرآن و حدیث کی نصوص پر مگر اس کے خلاف یہ بھی لکھ دیا کہ

"مسیح فوت ہوگئے ہیں اس پر قرآن مجید کی تمیں آیات دلالت کر رہی ہیں۔ نیز اس پر تو تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماع ہو چکا ہے لہٰذا ومن سوء الادب ان یقال ان عیسی ما مات وان ھو الاشرک عظیم" (الاستفتاء ص ۳۹۔ خزائن ج ۲۲ ص ۶۶۰)

نیز لکھا کہ

تجلون فی کتاب اللہ نزول عیسی بعد موتہ فما معنی فلما توفیتنی یانوی الحصاۃ (ضمیمہ حقیقت الوحی یعنی استفتاء ص ۴۴۔ خزائن ج ۲۲ ص ۶۳۵)

ترجمہ: کیا تم عیسیٰ کے ذکر موت کے بعد ان کے نزول کا تذکرہ قرآن میں پا سکتے ہو تو پھر فلما توفیتنی کا کیا معنی ہوگا؟

یعنی جب قرآن مجید میں ان کی موت کا ہی ذکر ملتا ہے تو اس کے بعد ان کے نزول کا ذکر کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟ یہ تو تضاد ہو جائے گا۔ پھر سابقہ اقتباس سے معلوم ہوا کہ مرزا نے محض اپنے الہامات کی بناء پر یہ عقیدہ بدلا ہے مگر اس دوسرے اقتباس سے واضح ہوا کہ محض الہام سے نہیں بلکہ قرآن کی صریح نصوص (تمیں آیات) اور جامع صحابہؓ کی بناء پر یہ عقیدہ اختیار کیا ہے۔ فرمایئے کون سی بات درست ہوگی؟

تیسری بات:

(۱) پہلے مرحلہ میں یہ ذات عجیب قرآن مجید کی آیات سے اور اتباع اہل ایمان کے حیات مسیح کا عقیدہ تسلیم کرتی رہی۔ نیز صحیح احادیث (سنی و شیعہ) اور جمیع کتب اہل تصوف وغیرہ کی اتباع میں بھی یہی حقیقت تھی (دیکھئے اس کی کتاب شہادت القرآن ص ۴'۹۔ ازالہ ص ۵۵۷)

(۲) دوسرا مرحلہ: یہ ظاہر کیا کہ یہ مسئلہ اور عقیدہ تمام امت سے مخفی رہا تھا حتیٰ کہ اکابرین امت بھی اسی غلطی میں مبتلا تھے مگر وہ معذور تھے اب اس راز کو خدا نے صرف مجھ پر منکشف فرمایا ہے۔ (دیکھئے اس کی کتاب اتمام الحجہ ص ۲۔ خزائن ج ۲۲ و خزائن ج ۷ ص ۸۰ وغیرہ)

اب فرمایئے جو مسئلہ تمیں آیات قرآنیہ سے ثابت ہوا' اس پر تمام صحابہؓ کا واضح اجماع ہو چکا ہے' وہ ایک راز کیسے ہو سکتا ہے؟ وہ تمام امت مسلمہ سے مخفی کیسے رہ سکتا ہے؟

یہ ہے اس دجال و کذاب کا رویہ کہ بات کو واضح نہیں کر سکتا محض چکر دینے کی کوشش کرتا ہے۔ نیز ہر بات میں کئی کئی پہلو اختیار کرتا رہتا ہے جو کہ صریحاً" ایک دوسرے کے خلاف ہوتے ہیں۔ دریں صورت اسے ایک فریب کار' مکار اور نوسرباز تو تسلیم کیا جا سکتا ہے مگر کسی بھی سچے منصب (مسیح یا مہدی وغیرہ) کا اہل تسلیم کرنا ناممکن ہے۔ اس مسئلہ میں مرزا کے مزید کئی تناقض بھی پیش کئے جا سکتے ہیں۔ مگر اختصار کے پیش نظر اتنے پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

۹۔نواں معیار' انبیاء کسی کے شاگرد نہیں ہوتے : اس سلسلہ میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ

"انبیاء علیہم السلام تمام نفوس قدسیہ انبیاء کو بغیر کسی استاد اور اتالیق کے آپ ہی تعلیم اور تادیب فرما کر اپنے فیوض قدیمہ کا نشان ظاہر فرمایا" (دیکھئے اس کی پہلی کتاب براہین احمدیہ ص ۱۳ طبع لاہور۔ خزائن ج ۱ ص ۱۶ طبع ربوہ)

اس کے برخلاف اپنے متعلق لکھا کہ

(۱) "چونکہ میں نے یونانی طبابت کی کتابیں سبقاً" سبقاً" پڑھی تھیں" (حقیقت الوحی ص ۲۳۴۔ خزائن ج ۲۲ ص ۲۴۵)

(۲) "جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیل علم میں مشغول تھا" (براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ ص ۲۰۱ لاہور۔ خزائن ج ۱ ص ۲۶۵ طبع ربوہ)

(۳) "مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کہ جو کسی زمانہ میں اس عاجز کے ہم کتب بھی تھے" (براہین طبع لاہور ص ۴۸۱۔ طبع دوم ص ۵۴۰' خزائن ص ۱' ص ۵۹۹ حاشیہ در حاشیہ ۳)

(۴) قرات قلیلا من الفارسیہ و نبذۃ من رسائل اصرف والنحو وعدۃ من العلوم تعمیقیۃ وشیئاً" یسیراً" من کتب الطب .....وکذالک لم یتفق لی التوغل فی علم الحدیث والاصول والفقہ الاکطل من الوبل

(آئینہ کمالات ص ۵۴۵)

(۵) "جبکہ ہم قطبی و شرح ملا جامی پڑھتے تھے' ہمارے ہم کتب اس زمانہ سے آج تک ہم میں ان میں خط و کتابت ..... جاری ہے۔" (شہادت القرآن کا اشتہار ملحقہ پولی ٹیکل نکتہ چینی کا جواب ص ۲۷۔ بسلسلہ تصنیفات لاہور ص ۳۱۳۲)

(۶) "میرا استاذ مولوی فضل احمد" الخ (ازالہ اوہام ص ۸۷۸)

(۷) " میرے استاذ ایک بزرگ شیعہ تھے ان کا مقولہ تھا کہ وبا کا علاج فقط تولا و تبری ہے" (دافع البلاء ص ۳۔ خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۳)

ف : میرے خیال میں اسی رافضی استاد کی صحبت کا اثر تھا کہ یہ ہونہار شاگرد بھی ہمہ وقت تبرا بازی کرتا رہتا تھا۔

(۸) "مرزا غلام احمد نے سیالکوٹ کی ملازمت کے دوران کسی انگریزی دان سے انگریزی بھی پڑھنے کی کوشش کی تھی مگر توجہ نہ ہونے کے چل نہ سکا' اسی لئے مختاری کے امتحان میں بھی فیل ہو گیا تھا۔" (دیکھئے سیرۃ المہدی ص ۱۵۸)

مندرجہ بالا اساتذہ کے علاوہ بھی مرزا قادیانی کے مزید استاذ اس کی سوانح عمری میں مندرج ہیں جن کی مکمل فہرست یہ ہے ۱۔ مولوی فضل احمد' ۲۔میاں فضل الٰہی' ۳۔گل علی شاہ شیعہ' ۴۔خود مرزا کا والد غلام مرتضیٰ وغیرہ۔

لہٰذا اس تعلیم و تعلم کے سلسلہ کی صورت میں بھی جناب قادیانی نبی نہ ہوئے کیونکہ اس نے خود ہی یہ قانون بنایا کہ ان کا معلم خود خدا ہوتا ہے (براہین ص ۱۳) تو جب مرزا کے اتنے استاذ برآمد ہوگئے تو یہ بقول خود بھی اس مقام کا مستحق کیسے ہو سکتا ہے؟ مرزا جی نے اگرچہ اس موقع پر بھی ڈنڈی مارنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت عیسیٰ نے توراۃ ایک یہودی عالم سے سبقاً "سبقاً" پڑھی مگر یہ بات پایہ ثبوت تک نہیں پہنچ سکتی (کیونکہ خود قرآن مجید میں ہے اذ علمتک الکتاب) نیز بصورت تسلیم مرزا کا مندرجہ بالا اصول غلط ہو جائے گا۔ نیز بصورت علیم مسیح آپ کی نبوت کا معاملہ مشکوک ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ان تمام حوادثات سے بچنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ مرزا قادیانی سے جان چھڑائی جائے اور اسے کوئی بھی منصب نہ دیا جائے تو پھر سارا معاملہ درست ہو جائے گا' اللہ اللہ تے خیر صلا۔

(۱) کیونکہ نہ تو حضرت مسیح نے کسی یہودی سے توراۃ پڑھی کیونکہ انبیاء کا معلم خود خدا ہوتا ہے۔ چنانچہ خود رب العالمین نے اس حقیقت کو بیان فرمایا دیکھئے فرمان الٰہی ہے واذ علمتک الکتاب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل (المائدہ آیت ۱۱۰)

ترجمہ: اور جبکہ میں نے تجھے کتاب و حکمت اور توراۃ و انجیل کی تعلیم دی۔

ملاحظہ فرمایئے قادیانی کا افتراء اور توہین مسیح کا انداز جو سراسر نص قرآنی کی بالکل خلاف ہے۔

بتایئے کیا نبی اور مجدد و ملہم ایسے ہی ہوتے ہیں جو قرآنی نصوص کے خلاف بیان کریں اور اس کے مقدس انبیاء کرام علیہم السلام کی کردار کشی کرتے پھریں؟ العیاذ باللہ

(۲) اس بناء پر مرزا کسی بھی منصب کا اہل نہیں ہو سکتا۔

(۳) نیز انبیاء کرام علیہم السلام کا تقدس و عظمت بھی بحال رہتی ہے۔

(۴) مسئلہ ختم نبوت بھی درست رہتا ہے۔

لہٰذا اس قادیانی سے ہمیشہ اجتناب کرنا ہی ضروری ہے۔

۱۰۔ معیار نبوت : کہ نبی اپنے تعلیم اور دعویٰ میں غلطی نہیں کرتا۔ چنانچہ آنجہانی لکھتا ہے کہ

"اصل بات یہ ہے کہ جس یقین کو نبی کے دل میں اس کی نبوت کے بارہ میں بٹھایا جاتا ہے' وہ دلائل تو آفتاب کی طرح چمک اٹھتے ہیں اور اس قدر تواتر سے جمع ہوتے ہیں کہ وہ امر بدیہی ہو جاتا ہے ـــــ پس ایسا ہی نبیوں اور رسولوں کو ان کے دعویٰ کے متعلق اور ان کی تعلیموں کے متعلق بہت نزدیک سے دکھایا جاتا ہے اور اس میں قدر تواتر ہوتا ہے جس میں کچھ شک باقی نہیں رہتا۔ بعض جزوی امور جو اہم مقاصد میں سے نہیں ہوتے' ان کو نظر کشفی دور سے دیکھتی ہے۔ ان میں کچھ تواتر نہیں ہوتا اس لئے کبھی ان کی تشخیص میں دھوکا بھی کھا لیتی ہے" (اعجاز احمدی ص ۲۶ سطر اول طبع ۸ نومبر ۱۹۰۲ء' ۶ شعبان ۱۳۲۰ھ)

پھر مرزا صاحب اپنے بارہ میں خصوصاً" لکھتے ہیں:

ان اللہ لا یترکنی علی خطا طرفۃ عین ویعصمنی من کل مین ویحفظنی من سبل الشیطان (نور الحق ص ۸۲ مندرج خزائن ص ۲۷۲ طبع ربوہ)

ترجمہ: بیشک اللہ مجھے غلطی پر ایک لمحہ بھر بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور مجھے ہر غلط اور جھوٹ سے محفوظ فرمالیتا ہے نیز شیطانی راستوں سے میری حفاظت فرماتا ہے۔

ملاحظہ فرمایئے' جناب قادیانی انبیاء کے صدق کو کسی اعلیٰ معیار پر بالخصوص اپنے صدق کو واضح فرمارہے ہیں مگر افسوس اور صد افسوس یہ صرف ان کا دعویٰ ہی دعویٰ ہے' عملی طور پر جناب قادیانی اس پر ایک فیصد بھی فٹ نہیں ہوتے۔ کیونکہ آنجناب اپنی مرکزی اور بنیادی بات یعنی حیات مسیح کے بارہ میں ہی ایک لمحہ نہیں ایک گھنٹہ نہیں ایک دن یا ماہ نہیں سال نہیں بلکہ پورے بارہ سال تک غلطی پر اڑے نہیں بلکہ ڈٹے رہے۔ اس عقیدہ کو بحوالہ آیات قرآنیہ اور ذخیرہ احادیث اور کتب تصوف وغیرہ اہل اسلام کا اجماعی عقیدہ بتاتے رہے چنانچہ خود اعتراف کرتے

ہیں کہ

"پھر میں قریباً" بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے' بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے شد و مد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور اس میں میں حضرت مسیح کی آمد ثانی کے اس رسمی عقیدہ پر جما رہا۔ جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آ گیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی گئی۔

ورنہ میرے مخالف بتلاویں کہ میں نے باوجود یہ کہ براہین احمدیہ میں مسیح موعود بنایا گیا' بارہ برس تک یہ دعویٰ کیوں نہ کیا اور کیوں براہین میں خدا کی وحی کے مخالف لکھ دیا" (اعجاز احمدی ص ۷ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

تبصرہ : جناب قادیانی یہ کیوں کیوں کی گردان نہ سنایئے بلکہ اپنے بیان کردہ معیار کے پیش نظر جواب دیجئے کہ جب نبی کو اپنی وحی پر کامل ترین یقین ہوتا ہے تجھے کیوں یقین نہ آیا جبکہ یہ مسئلہ بھی تیری تعلیم کا بنیادی حصہ تھا' جزوی یا غیر اہم نہ تھا۔ وہ بھی بارہ سال تک' جب تجھے اپنی وحی پر مثل قرآن پختہ یقین تھا اور اگر تو ایک دم بھی شک کرتا تو کافر ہو جاتا۔ (خزائن ج ۲۰ ص ۲۱۲) تو پھر تو بارہ سال تک کیوں کافر بنا رہا۔ جب تجھے خدا تعالیٰ ایک لمحہ بھی غلطی پر باقی نہیں رہنے دیتا تو اس نے بارہ سال تک تجھے کیوں گمراہی کی دلدل میں پھینک رکھا؟ (معلوم ہوا کہ تیرا سارا چکر ہی ابلیسی ہے)

انبیاء عظام تو خدائی تعلیم کے مطابق صحیح اور واقعی عقائد پر ہوتے ہیں' تو کیوں بارہ سال تک رسمی عقیدہ پر ڈٹا رہا؟ اللہ تعالیٰ نے تیری راہنمائی کیوں نہ فرمائی یا تو ہی وحی الٰہی کو ٹالتا رہا۔ دونوں حالتوں میں تو کذاب و دجال بنتا ہے۔ تیری صداقت کا ذرہ بھی ثابت نہیں ہوتا۔

کمال ہے کہ خدا کی وحی تجھے براہین میں متنبہ کرتی ہے کہ تو ہی مسیح موعود ہے مگر تو ایسا لایعقل اور بدھو ہے کہ بڑے اعتماد سے قرآنی آیات کے حوالہ سے اس کے خلاف مسیح کے جسمانی نزول کا عقیدہ بار بار درج کرتا رہا۔

غرضیکہ تو ہر حالت میں نااہل' نالائق' بدھو اور احمق ہی قرار پائے گا' تیرا کوئی بھی پہلو درست نہیں ہو سکتا۔

۱۱۔ گیارھواں معیار' قادیانی مباہلہ اور ان کا انجام : قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا نے کئی مباہلے کئے جن میں وہ کامیاب رہا۔

الجواب : مرزا کے مباہلہ کے بارہ میں جو شرائط اس نے خود لگائی ہیں' وہ اس کے کسی بھی مباہلہ میں ظاہر نہیں ہوئیں لہٰذا قادیانی اپنے کسی بھی مباہلہ کو اپنی صداقت کے لئے پیش نہیں کر سکتا۔

مباہلہ کے لئے قادیانی شرائط

قادیانی لکھتا ہے کہ

(۱) "میں بھی یہ شرط کرتا ہوں کہ میری دعا کا اثر صرف اسی صورت میں سمجھا جائے گا کہ جب تمام وہ لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آویں' ایک سال تک ان بلاؤں میں سے کسی بلا میں گرفتار ہو جاویں۔ اگر ایک بھی باقی رہا تو میں اپنے تئیں کاذب سمجھوں گا اگرچہ وہ ہزار ہوں یا دو ہزار...... میرے مباہلہ میں یہ شرط بھی ہے کہ اشخاص مندرجہ ذیل میں سے کم سے کم دس آدمی حاضر ہوں۔ اس سے کم نہ ہوں" (انجام آتھم ص ۶۷)

دوسری جگہ لکھتا ہے کہ

(۲) "مگر یہ شرط ضرور ہے کہ جو الہامات میں نے رسالہ انجام آتھم ص ۵۱ سے ص ۶۲ تک لکھے ہیں' وہ کل الہامات اپنے اشتہار مباہلہ میں لکھے اور محض حوالہ نہ دے بلکہ کل الہامات مندرجہ صفحات مذکورہ کی نقل اشتہار میں درج کرے" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۳۔ خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۷)

پھر آگے لکھا کہ

(۳) " یہ بھی یاد رہے کہ اصل مسنون طریقہ مباہلہ میں یہی ہے کہ جو لوگ ایسے مدعی کے ساتھ مباہلہ کریں جو مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ رکھتا ہو اور اس کو کاذب اور کافر ٹھہرائیں' وہ جماعت مباہلین کی ہو۔ صرف ایک دو آدمی نہ ہوں" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۵)

نیز یہ بھی لکھا کہ

(۴) " اور اگر کوئی ایسا نہ کرے اور پھر کسی دوسرے وقت میں مباہلہ کی درخواست بھیجے تو ایسی درخواست منظور نہیں کی جائے گی۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۶۔ خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۰ طبع ربوہ)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ جن شرائط کا تذکرہ مرزا نے کیا ہے کیا وہ شرائط اس کے مباہلات میں پائی گئیں؟ ہرگز نہیں۔ جب وہ شرائط نہ پائی گئیں تو مرزا اور اس کی ذریت باطلہ کس طرح ان کو اپنی حقانیت کی دلیل بنا سکتے ہیں۔ وہ شرائط ہی نہ پائی گئیں تو مرزا کیسے کہہ سکتا ہے کہ یہ لوگ میرے مباہلہ کے اثرات سے مرے۔

وہ حضرات جن کو مرزا اپنے مباہلہ کا شکار قرار دیتا ہے: مولانا نذیر حسین دہلوی" مولوی عبدالحمید دہلوی" (تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۳۔ خزائن ج ۲۲ ص ۴۵۵) مولانا رشید احمد گنگوہی" (حقیقت الوحی ص ۳۰۰۔ خزائن ج ۲۲ ص ۳۱۳ نیز تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۳) ایسے ہی مولانا سعد اللہ لدھیانوی' مولوی محمد لدھیانوی' مولوی غلام رسول عرف رسل بابا' مولوی غلام دستگیر قصوری' (حقیقت الوحی ص ۲۲۸۔ خزائن ج ۲۲ ص ۲۳۹'۳۰۰'۳۱۳'۳۳۰'۳۴۳'۳۵۴۔ تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۳)

اس کے علاوہ مرزا کی تکذیب کے لئے اس کا یہی اقرار کافی ہے کہ "اے لوگو [illegible]

مباہلہ کے لئے نہیں آیا۔" (حقیقت الوحی ص ۳۳۰۔ خزائن ج ۲۲ ص ۳۱۳) نیز یہی بات اس نے انجام آتھم ص ۶۶ پر بھی لکھی ہے۔

تو جب بقول شما تیری شرائط کے مطابق کوئی میدان مباہلہ ہی میں نہیں آیا تو پھر وہ تیرے مباہلہ کے شکار کیسے ہوگئے؟ جناب آنجہانی دریں صورت تیرا مباہلہ کو اپنی صداقت کے لئے پیش کرنا کس قدر دجل و فریب ہے۔ الا لعنة اللّٰہ علی الکاذبین نیز ان حضرات میں جو فوت ہوئے' وہ ان کی انفرادی موت تھی اجتماعی نہ تھی لہٰذا تو ان کی وفات کو اپنے صدق کی دلیل کیسے بناسکتا ہے؟ پھر یہ افراد سال کے اندر نہیں بلکہ مختلف اوقات میں اپنے اپنے وقت پر دار آخرت کو سدھارے۔ لہٰذا ان حقائق کی موجودگی میں تو اپنا الو کیسے سیدھا کرسکتا ہے؟ ہاں تم مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے مقابلہ میں دعائے استفتاح کے نتیجہ میں ضرور مرے۔

۱۲۔بارھواں معیار : یانبی اللّٰہ کنت لا اعرفک (الاستفتاء ص ۸۵۔ خزائن ج ۲۲)

یعنی الہام میں خدا مرزا کو خطاب کررہا ہے کہ اے اللہ کے نبی' میں تجھے نہیں پہچانتا تھا۔ دیکھئے اس الہام میں کوئی تقدیر نہیں کہ اس کا قائل فلاں ہے فلاں ہے اور صرف عن الظاہر کی کوئی دلیل نہیں تو معلوم ہوا کہ اسے خدا نے صاف کہہ دیا کہ اے مرزا میں تو تجھے جانتا بھی نہیں کہ تو کہاں سے ٹپک پڑا؟ میں تو سلسلہ نبوت اپنے حبیب خاتم الانبیاء ﷺ پر ختم کرچکا ہوں' تو کہاں سے یہ دعویٰ کررہا ہے۔ لہٰذا انت کذاب دجال

ایسے ہی مرزا کو یہ الہام بھی ہوا کہ

لقد جئت شیئا فریاo ماکان ابوک امرا سوء وماکانت امک بغیا

ترجمہ: اے مرزا! تو ایک بہتان باندھ لایا (کہ دعویٰ نبوت کردیا) تیرا باپ ایسا برا آدمی نہ تھا اور نہ ہی تیری ماں کوئی بدکار تھی۔ تو کس راستہ پر چل پڑا۔ وہ دونوں تو صحیح ختم نبوت کے قائل تھے۔ ملاحظہ فرمائیے کہ اسے الہام میں کہا جارہا ہے کہ اے مرزا تو بہت بڑا بہتان گھڑ لایا ہے' دعویٰ نبوت اور مسیحیت کرنے کی جرات کرلی۔ تیرا خاندان سو برا سہی مگر اتنی خرابی اس میں نہ تھی۔ لہٰذا ومن اظلم ممن افتری علی اللّٰہ کذبا یعنی اس سے بڑا ظالم کون ہوسکتا ہے جو خدا کے ذمے جھوٹ لگائے کہ اس نے مرزا کو مسیح بنایا' نبی بنایا' مجدد و مہدی بنایا جبکہ اس نے اسے کچھ بھی نہ بنایا تھا۔ اس سلسلہ میں اب مرزا کی ایک ذاتی تحریر سنئے لکھتے ہیں کہ

"اگر ہم بے باک اور کذاب ہوجائیں اور خدا تعالیٰ کے سامنے افتراؤں سے نہ ڈریں تو ہزار درجہ ہم سے کتے اور سور اچھے ہیں۔" (واقعی) (نشان آسمانی ص ۶ سلسلہ تصنیفات ج ۴ ص ۲۴۷ لاہور)

اب فیصلہ واضح ہے کہ جناب مرزا کی تحریرات سے وہ مفتری علی اللہ ثابت ہوگئے اور خدا کے فرمان کے تحت ظالم ترین اور اپنے فتویٰ کے مطابق کتے اور سور سے بھی بدتر ہے۔ اس کے بعد ہم مرزا کو کیا سمجھیں اور مرزا کے پلے اب باقی رہ کیا گیا ہے جو یہ قادیانی لئے بیٹھے ہیں لہٰذا تمام قادیانیوں کو اس خناس اعظم سے جان چھڑا لینا چاہئے تاکہ وہ دونوں جہان کی رسوائیوں سے بچ سکیں۔ واللّٰہ یھدی السبیل ویھدی الی طریق مستقیم

تیرھواں معیار' صدق و کذب کا ایک عظیم برہان' مرزا کی دعائے استفتاح اور اس کا انجام' حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے ساتھ مرزا کا آخری فیصلہ : مرزا قادیانی ساری زندگی مکر و فریب اور شاطرانہ چالبازیوں کے تانے بانے بنتا رہا۔ ہمیشہ حق کو چیلنج کرتا' دعوت مبارزت و مباہلہ دیتا۔ مگر حیلہ بہانہ سے سامنے آنے سے کنی کترا جاتا۔ اسی بناء پر اس کے اکثر مباحثات تحریری ہیں' تقریری نہیں مگر رب قدیر نے آخر میں اسے اپنے غضب و قہر کے شکنجے میں ایسا جکڑا کہ جس سے وہ نکل نہ سکا۔ ہوا یوں کہ مرزا قادیانی نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو اپنی طرف سے ایک اشتہار شائع کیا کہ

"بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب' سلام علی من اتبع الہدیٰ"

مدت سے آپ کے اپنے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ مردود' کذاب' دجال و مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ (یہ بھی جھوٹ ہے بلکہ تو ہمیشہ ترکی بہ ترکی ان کی توہین و تنقیص میں سرگرم رہا۔ ناقل) مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کو پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے ان گالیوں اور ان تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں کہ جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہوسکتا' اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر آپ اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی ہی میں ہلاک ہوجاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی (یہ بھی غلط ہے قرآن میں ہے انما نملی لھم لیزدادو اثما) اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہوجاتا ہے (یہ بھی ضروری نہیں' دیکھئے مسیلمہ کذاب رحلت خاتم الانبیاء کے بعد ہلاک ہوا) اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے (بیشک ایسا ہی ہے)

باقی آئندہ

معیار
ہر قیمت پر
نوّے سال سے رُوح افزا کا بلند معیار ہی
رُوح افزا کی مقبولیت کی اساس ہے
SHARBAT
ROOH AFZA
REGD.
MADE IN PAKISTAN
مدینۃ الحکمۃ
ہمدرد
راحتِ جاں رُوح افزا مشروبِ مشرق
Adarts-HRA-11/96

طواف کعبہ کی اہمیت اور ضروری ہدایات

باپو شفقت قریشی سہام

لغت میں طواف کے معنی کسی چیز یا مکان وغیرہ کے گرد گھومنا ہے لیکن شرع میں بیت اللہ شریف کے گرد حجر اسود سے شروع کر کے رکن عراقی حطیم، رکن شامی اور رکن یمانی کے باہر سے حجر اسود تک مخصوص طریقے سے سات چکر لگانے کو طواف کہتے ہیں خانہ کعبہ مکعب شکل میں ہے اس کا طواف نماز کی طرح عبادت معقولہ و مقصودہ ہے۔ طواف کرنے کا طریقہ تو تقریباً ایک جیسا ہی ہے لیکن احرام کی حالت میں طواف کرنے والے مرد کو اضطباع کرنا اور ہر وہ طواف چاہے احرام کی حالت میں ہو یا عام لباس میں ہو اگر اس کے بعد سعی کرنی ہو تو مردوں کو طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل بھی کرنا ہوتا ہے طواف کی کل سات قسمیں ہیں جن میں سے طواف قدوم، طواف زیارت اور طواف وداع کا تعلق حج سے ہوتا ہے چوتھی قسم طواف عمرہ کہلاتی ہے جبکہ تین قسم کے طواف جن میں طواف نذر، طواف تحیۃ المسجد اور طواف نفل شامل ہیں۔ عام طواف میں جن کا حج یا عمرے سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ طواف قدوم احرام کی حالت میں ہی کیا جاتا ہے لیکن یہ ان عازمین حج کے لئے کرنا سنت ہوتا ہے جو مقامی نہ ہوں بلکہ میقات سے باہر کے رہنے والے ہوں جنہیں آفاقی کہتے ہیں جیسے پاکستانی، ہندوستانی وغیرہ اور انہوں نے حج افراد یا حج قران کے ارادے سے احرام باندھا ہو۔ حج افراد والے مکہ معظمہ پہنچ کر جو پہلا طواف کرتے ہیں وہ طواف قدوم کہلاتا ہے جبکہ حج قران والے جو پہلا طواف کرتے ہیں وہ عمرہ کا طواف ہوتا ہے اور منیٰ جانے سے پہلے جو طواف احرام باندھے ہوئے کرتے ہیں وہ طواف قدوم کہلاتا ہے حج افراد والے صرف طواف قدوم کرتے ہیں اور حج کی سعی قربانی اور بال کٹوانے کے بعد مکہ معظمہ آکر طواف زیارت کے بعد کرتے ہیں جبکہ قران والے طواف قدوم کے بعد سعی کر لیتے ہیں اور طواف زیارت کے بعد انہیں سعی نہیں کرنی پڑتی۔ طواف کی دوسری قسم طواف زیارت کہلاتی ہے یہ طواف حج کا فرض ہے جس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا۔ دس ذی الحجہ سے بارہ ذی الحجہ تک کیا جاسکتا ہے اس کے بعد بھی کرنا ضروری ہوتا ہے لیکن ساتھ ایک بکری بھی ذبح کرانا پڑتی ہے۔ مجبوری کی صورت میں عورتیں بارہ ذی الحجہ کے بعد بھی بغیر دم دیئے کر سکتی ہیں۔ بالکل چھوڑ دینے سے حج بھی نامکمل رہتا ہے اور ازدواجی تعلق قائم نہیں کئے جاسکتے۔ طواف وداع طواف کی تیسری قسم ہے اس کا تعلق بھی حج سے ہے حج کے بعد مکہ چھوڑتے وقت کرنا واجب ہے نہ کرنے سے دم (بکری) دینا پڑتا ہے مجبور عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ بغیر احرام اور سعی کے طواف وداع کیا جاتا ہے۔ چوتھی قسم طواف عمرہ ہے۔ حج تمتع والے مکہ معظمہ پہنچ کر احرام کی حالت میں جو پہلا طواف کرتے ہیں وہ طواف عمرہ کہلاتا ہے اس کے بعد چونکہ صفا مروہ کے درمیان سعی بھی کرنی ہوتی ہے اس لئے اس طواف کے لئے تین چکروں میں مردوں کو رمل یعنی کندھے ہلاتے ہوئے ذرا تیز قدموں سے چلنا ہوتا ہے اور چونکہ احرام باندھا ہوتا ہے اس لئے مردوں کو اضطباع یعنی دایاں کندھا طواف کے پورے سات چکروں میں ننگا رکھنا ہوتا ہے طواف نذر، طواف تحیۃ المسجد اور طواف نفل عام طرح کے طواف ہیں جن کے شروع کرتے وقت نیت علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے اور طریقہ تقریباً ملتا جلتا ہی ہوتا ہے۔ عمرہ کا طواف کرنے والے طواف عمرہ شروع کرنے سے پہلے تلبیہ یعنی پورا لبیک اللھم لبیک پڑھنا ختم کر دیتے ہیں، جبکہ حج افراد اور حج قران والے طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ بند نہیں کرتے اور ۱۰ ذی الحجہ کو بڑے شیطان کو پہلی کنکری مارنے سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند کرتے ہیں۔ مکہ معظمہ کے مقامی باشندے اور میقات کے اندر کی طرف یعنی حدود حل اور حدود حرم کے مکین صرف حج افراد کر سکتے ہیں حج تمتع یا حج قران نہیں کر سکتے البتہ وہ طواف قدوم نہیں کریں گے جس طرح کے باہر سے آنے والے افراد والے کرتے ہیں اسی طرح ایسے آفاقی جو شوال سے پہلے مکہ معظمہ پہنچ چکے ہوں وہ بھی مقامی تصور ہوں گے اس لئے انہیں بھی حج افراد کرنا چاہئے اور یاد رہے کہ افراد والے حج سے پہلے عمرہ ادا نہیں کر سکتے حج کے بعد کر سکتے ہیں

طواف احرام کی حالت میں کیا جائے یا بغیر احرام کے کیا جائے طواف کرنے کا طریقہ ایک جیسا ہی ہے البتہ جس طرح پہلے بتایا جاچکا ہے کہ احرام بندھا ہوگا تو دایاں کندھا سات چکروں میں ننگا رکھا جائے گا اور اگر طواف کے بعد سعی کرنا ہوگی تو شروع کے تین چکروں میں رمل کرنا ہوگا جبکہ عام طواف یا نفلی طواف میں نہ اضطباع ہوگا نہ رمل ہوگا۔ طواف شروع کرنے سے پہلے حجر اسود کی طرف رخ کر کے اس طرح کھڑا ہونا چاہئے کہ دائیں کندھے کا سامنے والا حصہ حجر اسود کے بائیں کنارے کی سیدھ میں ہو اور بایاں کنارہ وہ ہے جو رکن یمانی کی طرف ہے ایسا کرنے کے لئے آسان طریقہ یہ ہے کہ حجر اسود کی سیدھ میں فرش پر جو لکیر یا پٹی لگی ہوئی ہے اس کو دائیں پاؤں کے تخنے قریب حجر اسود کے نزدیک یا دور

جہاں جگہ ملے رک کر کھڑے ہوں دایاں کندھا خود بخود حجر اسود کے بائیں کنارے کی سیدھ میں ہوجائے گا۔ طواف کے سات چکروں کی نیت کرکے ان میں آسانی اور قبولیت کی دعا مانگیں دوسرا عمل یہ ہے کہ حجر اسود کے بالمقابل اس طرح آجائیں کہ سینہ حجر اسود کے بالکل سامنے آجائے۔ ایسا کرنا اس طرح ممکن ہوگا کہ تھوڑا سا دائیں طرف سرک کر دونوں پاؤں لکیر کے اوپر اس طرح رکھ لیں کہ پنجوں کا رخ خانہ کعبہ کی طرف ہی رہے۔ چونکہ لکیر حجر اسود کے سینٹر کے بالکل سامنے بنائی گئی ہے اس لئے سینہ حجر اسود کے بالکل سامنے ہوجائے گا۔ تکبیر تحریمہ کی طرح کانوں تک ہاتھ لیجاکر بسم اللہ' اللہ اکبر پڑھ کر ہاتھ چھوڑ دیں اور حجر اسود کے اوپر دونوں ہاتھ رکھ کر بوسہ دیں اگر موقع نہ ملے تو دونوں ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف کرکے ان کو بوسہ دے لیں۔ اس کے بعد طواف شروع کریں جو دعا بھی آتی ہو پڑھیں تیسرا کلمہ پڑھنا زیادہ افضل ہے۔ گنتی صحیح رکھنے کے لئے تسبیح سات دانوں والی۔ گنتی کا آلہ سات سکے یا انگلیوں کی مدد سے استعمال میں لاسکتے ہیں۔ رکن یمانی سے ربنا آتنا والی دعا شروع کریں اور حجر اسود پر ختم کریں جہاں پہنچنے کے بعد ایک چکر مکمل ہوجاتا ہے لکیر پر کھڑے ہوکر ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف کرکے ان کو چوم لیں کانوں تک ہاتھ صرف شروع میں لے جائیں اسی طرح پر سات چکر لگانے سے ایک طواف مکمل ہوجاتا ہے اور ہر طواف کے بعد دو رکعت واجب الطواف پڑھی جاتی ہیں۔ طواف کے پہلے چار چکر فرض ہیں اور آخری تین چکر واجب ہیں۔ عام طواف میں واجب چھوٹ جائے تو صدقہ بطور کفارہ ادا کرنا ہوگا جبکہ طواف زیارت کی صورت میں بکری بطور دم ذبح کرانا ہوگی۔ طواف کا دوسرا فرض یہ ہے کہ بیت اللہ کے گرد کیا جائے مگر مسجد الحرام کے باہر نہ کیا جائے اور تیسرا فرض یہ ہے کہ طواف خود کیا جائے معذور ہونے کی صورت میں دوسرا شخص اس کی مدد کرے۔ طواف کے سات واجب ہیں طواف کرتے وقت کپڑے یا احرام بھی پاک ہو اور جسم بھی' بے پردگی نہ ہو' صحت مند شخص پیدل طواف کرے' طواف دائیں طرف سے شروع کیا جائے یعنی گھڑی کی سوئیں کے مخالف سمت۔ حطیم کے باہر سے چکر لگایا جائے یعنی حطیم اور رکن کا عراق اور شام کے درمیان جو راستہ ہے وہاں سے نہ گزرا جائے۔ طواف کے پورے سات چکر ملا کر لگانا۔ اور ساتوں طواف کا واجب ہر طواف مکمل کرنے کے بعد دو رکعت واجب الطواف پڑھنا ہے طواف کی سات سنتیں یہ ہیں۔ اضطباع یعنی سات چکروں میں مردوں کو احرام کی حالت میں دایاں کندھا ننگا رکھنا' بعد میں سعی کرنی ہو تو پہلے تین چکروں میں مردوں کو رمل کرنا' شروع کرتے وقت حجر اسود کی طرف منہ کرنا' حجر اسود کے سامنے تکبیر پڑھنا' تکبیر پڑھتے وقت شروع میں دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا' حجر اسود کو بوسہ دینا استلام کرنا' بعد میں سعی کرنی ہو تو نویں دفعہ حجر اسود کا استلام کرنا' طواف حجر اسود سے شروع کرنا' تمام چکر پے در پے لگانا یعنی درمیان میں وقفہ نہ کرنا اور بدن اور لباس کا نجاست حقیقہ سے پاک ہونا طواف کی دسویں سنت ہے۔ اور مستحب یہ ہے کہ طواف دائیں طرف سے شروع کیا جائے۔ حجر اسود کو بوسہ دیا جائے۔ رکن یمانی کا استلام' ماثورہ دعائیں پڑھنا' مرد کا بیت اللہ کے قریب اور عورت کا دور رہ کر طواف کرنا' غیر ضروری بات چیت نہ کرنا۔ اپنی نگاہوں کو سامنے رکھنا اور ادھر ادھر بلکہ بیت اللہ کی طرف بھی نہ کرنا۔ طواف مکمل کرکے ملتزم سے لپٹنا' آب زمزم پینا' سعی کے لئے جانے سے پہلے حجر اسود کا استلام کرنا' یہ تمام امور مستحب ہیں۔ ممنوعات طواف میں یہ چیزیں شامل ہیں۔ ناپاکی کی حالت' ستر کھلا رکھنا' بلاعذر سوار ہوکر طواف کرنا' بیت اللہ کی طرف سینہ کرکے طواف کرنا' فضول گفتگو کرنا' طواف کے بعد واجب الطواف نہ پڑھنا' پیشاب یا پاخانہ کے تقاضے کے وقت طواف کرنا' رکن یمانی کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرنا یا اسے بوسہ دینا وغیرہ اور طواف کے دوران کرنا منع ہیں ان سے بچنا چاہئے۔

ایک ضروری اعلان

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا نے ایک بیان میں کہا ہے کہ قاری مسعود الرحمان شاہ پوری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جزوی مبلغ کے طور پر سرگودھا میں کام کرتے تھے' اب وہ اپنے منصب سے سبکدوش ہوگئے ہیں اور اب ان کا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہٰذا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حوالے سے اس سے کوئی لین دین نہ کیا جائے۔

اذان نے میری دنیا بدل دی

کینیڈا کے پاپ سٹار اونگ براؤن نے گذشتہ دنوں جدہ میں اسلام قبول کرلیا اب ان کا اسلامی نام محمد براؤن رکھا گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق بتایا جاتا ہے کہ مذکورہ پاپ سٹار جو کینیڈا میں عالمی شہرت یافتہ ڈانسر اور گلوکار مائیکل جیکسن کے بھائی جی جیکسن کے ساتھ اپنے شو منعقد کیا کرتا تھا' جی جیکسن کے اسلام قبول کرنے کے بعد لفظ اسلام سے پہلی دفعہ مانوس ہوا' براؤن جس کی پیدائش اور پرورش خالص کیتھولک گھرانے میں ہوئی اپنے دوست جی جیکسن کے حج بیت اللہ کی ادائیگی کے بعد سعودی عرب سے آئی ہوئی کتابوں کے مطالعہ کی جانب راغب ہوا' نیز جی جیکسن کی زندگی میں اسلام کے بعد آنے والی یک لخت تبدیلی نے اس کو سوچنے پر

مجبور کردیا' وہ بتاتے ہیں کہ اسلام کے موضوع پر کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد اسلام کی حقانیت مجھ پر واضح ہوتی چلی گئی' ورنہ اس سے قبل اسلام کو میں ایک دہشت گرد اور از کارِ رفتہ دین سمجھتا تھا مگر کتابوں کے مطالعہ نے مجھ پر ایک نئی دنیا روشن کردی' اسلام کا پیغام میرے دل کو چھونے لگا جس نے میرے اندر مزید اسلام کی معلومات حاصل کرنے کا داعیہ پیدا کردیا' اتفاق سے میں اپنی والدہ کے پاس نیویارک گیا' جہاں میری قیام گاہ کے قریب ہی پانچ وقت بلند آواز اذان کی جاتی تھی' چنانچہ ہر اذان کی آواز میرے دل کی دنیا میں ہل چل مچانے لگی' اس کے بعد جذبہ شوق کی رفتار مجھے مصر اور سعودی عرب لے گئی' جہاں میں نے نہایت قریب سے مسلم معاشرے اور ماحول کا مطالعہ کرنے کے بعد بالآخر میں نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کردیا۔

ماسکو میں
دوسری مسجد کا افتتاح

روس کے دارالخلافہ ماسکو میں گزشتہ دنوں دوسری عظیم الشان مسجد کا افتتاح عمل میں لایا گیا' اس موقعہ پر مسجد کے امام شیخ زیدالدین حسنون نے بتایا کہ روس کے علاقے میں عام مسلمانوں کے تعاون سے بننے والی گزشتہ ۹۰ سالوں میں یہ دوسری مسجد ہے' واضح رہے کہ اس مسجد کی تعمیر میں سب سے زیادہ تعاون تاتاری مسلمانوں کی ایک مقامی ریلیف تنظیم نے کیا ہے' چنانچہ یہ مسجد جس میں بیک وقت بارہ سو مسلمان نماز ادا کرسکتے ہیں خالص تاتاری فن تعمیر کے طرز پر بنائی گئی ہے' افتتاح کے موقعہ پر روس کی مختلف دینی تنظیموں اور بعض سیاسی اداروں کے رہنماؤں نے شرکت کی' اور ہر تنظیم کی جانب سے مسجد کے استعمال کے لئے مختلف اشیاء مثلاً فانوس' کارپٹ' فرنیچر وغیرہ بطور عطیہ دیئے گئے' واضح رہے کہ ماسکو میں اس وقت تقریباً ایک ملین مسلمان آباد ہیں جو شہر کے دور دراز علاقوں میں منتشر ہیں' جبکہ سارے شہر میں مسلمانوں کی صرف دو مساجد آباد ہیں' چنانچہ آئندہ چند سالوں میں متعدد مساجد کی تعمیر کا پروگرام بھی مقامی مسلمانوں کی متعدد تنظیم کے زیرِ غور ہے۔

○

بقیہ : قربانی کے فضائل

صاحب نصاب ہوں تو خواہ اکٹھے رہتے ہوں مگر ہر ایک کی طرف سے الگ الگ قربانی واجب ہے۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ قربانی عمر بھر میں ایک دفعہ کرلینا کافی ہے۔ یہ خیال بالکل غلط ہے بلکہ جس طرح زکوٰۃ اور صدقہ فطر ہر سال واجب ہوتا ہے' اسی طرح ہر صاحب نصاب پر بھی قربانی ہر سال واجب ہے۔ بعض لوگ گائے یا بھینس میں حصہ رکھ لیتے ہیں اور یہ نہیں دیکھتے کہ جن لوگوں کے حصے رکھے ہیں وہ کیسے لوگ ہیں۔ یہ بڑی غلطی ہے۔ اگر سات حصہ داروں میں ایک بھی بے دین ہو یا اس نے قربانی کی نیت نہیں کی بلکہ محض گوشت کھانے کی نیت کی تو سب کی قربانی برباد ہوگئی۔ اس لئے حصہ ڈالتے وقت حصہ داروں کا انتخاب بڑی احتیاط سے کرنا چاہئے۔

بقیہ : جہنم سے فرار

پھیل چکی تھی اور فہیم الدین قادیانیوں کے انتقامی حربوں سے بھی آگاہ تھا۔ لہٰذا اس نے اپنے والدین اور بیوی بچوں کو لاہور چھوڑا اور خود رات کے وقت ٹرک لے کر ربوہ پہنچا۔ گھر کا سارا سامان ٹرک میں رکھا اور رات ہی کو چپکے چپکے ربوہ سے نکل آیا۔

جب وہ ربوہ سے بھاگ رہا تھا تو اسے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے وہ جلتی ہوئی دھوپ سے ٹھنڈی چھاؤں کی طرف جا رہا ہو۔ جیسے لٹیروں کی بستی سے وادی امن کی طرف جا رہا ہو۔ جیسے جہنم سے فرار ہو کر سوئے جنت جا رہا ہو۔

بقیہ : اسلام اور قادیانیت

کا دایاں پاؤں بائیں میں ڈال دیتے اور بایاں پاؤں دائیں" مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں رکھتے اور اسی میں گڑ کے ڈھیلے۔

قادیانیو! غور کرو کہ ایسے قائد کی طرف تمہاری نسبت تمہیں سوائے رسوائی کے کچھ نہ دے گی۔ شرف اور سعادت دارین چاہتے ہو تو مرزا غلام احمد کی غلامی کا طوق اتار پھینک کر محمد ﷺ کی غلامی میں آجاؤ اور قادیانیت کے کفر سے نکلو اور دین اسلام میں داخل ہو کر صراط مستقیم کو اپنا لو۔ دنیا و آخرت کی سعادت پا لو گے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

بقیہ : رواداری

برہنہ بات ہی ایسے میں شرط ایمان ہے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ "جب لوگ ظالم کو دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ عذاب خداوندی ان سب کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔" (ابوداؤد' ترمذی' نسائی)

تو بہرحال خاصہ کائنات محبوب کبریا ﷺ کا اسوہ حسنہ اور صحابہؓ کا تعامل بے جا رواداری کا قائل نہیں دین اسلام جو دین فطرت ہے' دینی غیرت و حمیت' جہاد کا حکم دیتا ہے' وہ لوگ جو جہاد کو منسوخ قرار دے کر یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی کا درس دیتے ہیں اور امت مسلمہ کو بے غیرتی کے جوہڑ میں دھکیلنا چاہتے ہیں ان کا دین اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ایسے لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو تو ہو سکتے ہیں لیکن محمد عربی ﷺ کے امتی قطعاً "نہیں ہو سکتے۔

تحفۂ قادیانیت

کی تیسری جلد

الحمدللہ ثم الحمدللہ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم کی کتاب تحفہ قادیانیت کی تیسری جلد شائع ہوگئی ہے اس میں حضرت اقدس کی پانچ کتب و مقالہ جات شامل ہیں۔ جن میں سے تین پہلی بار شائع ہوئے ہیں۔

عنوانات

○ حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ چودہ صدیوں کے اکابر کی نظر میں

○ مرزا غلام احمد کا مقدمہ اہل عقل و انصاف کی نظر میں

○ نزول عیسیٰ علیہ السلام چند تنقیحات و توضیحات

○ ترجمہ مقدمہ عقیدۃ الاسلام ○ مہدی آخرالزمان اور فرقہ مہدویہ

☆ منجملہ خصوصیات کے ایک یہ بھی ہے کہ یہ مکمل حیات عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع پر جامع انسائیکلوپیڈیا ہے۔

صفحات ۶۷۲۔ کاغذ سفید گلیز عمدہ طباعت' انتہائی اعلیٰ' کتابت جدید کمپوز' اغلاط سے پاک ٹائٹل چار رنگا' جلد مضبوط و پائیدار' قیمت دو سو روپے۔ قیمت جلد اول ۱۵۰ روپے' جلد دوم۔ ۱۵۰ روپے۔ جلد سوم ۲۰۰ مکمل سیٹ خریدنے پر رعایتی قیمت ۳۵۰ روپے۔ قیمت کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے وی۔پی۔ نہ ہوگی۔

ملک بھر کے عالمی مجلس کے دفاتر سے مل سکتی ہے۔ یا براہ راست دفتر مرکزیہ سے حاصل کریں

رابطہ کے لئے : ناظم دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون : ۵۱۴۱۲۲

شیخ المشائخ خواجہ خان محمد مدظلہ، امیر مرکزیہ اور حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی نائب امیر مرکزیہ کی اپیل

قربانی کی کھالیں عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف :

○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی تنظیم ہے
○ یہ تنظیم ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
○ تبلیغ و اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرہ امتیاز ہے۔
○ اندرون و بیرون ملک مشر دفاتر و مراکز عربی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔
○ لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو عربی انگریزی میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔
○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دو ہفت روزہ جرائد شائع ہو رہے ہیں۔
○ صدیق آباد (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔
○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں دارالمبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے۔
○ ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔ جن کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔
○ ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔
○ اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے راہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ سب : اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں : مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

کراچی کے احباب نیشنل بینک پرانی نمائش برانچ اکاؤنٹ نمبر 9-487 میں براہ راست رقم جمع کر کے دفتر کو اطلاع دیں۔

مسائل قربانی

ہر صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے غریب اور قرضدار پر واجب نہیں

قربانی کے جانور کی عمر

بکرا، بکری ایک سال۔ گائے، بیل، بھینس، بھینسا دو سال۔ اونٹ، اونٹنی پانچ سال۔ البتہ فربہ بھیڑ، مینڈھا، دنبہ، دنبی چھ ماہ کا جائز ہے بشرطیکہ خوب موٹا تازہ ہو۔ اگر ایک سال کے بھیڑ دنبوں میں چھوڑیں تو فرق معلوم نہ ہو۔

○ قربانی کا جانور بے عیب ہو۔ ○ خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔ ○ کان قدرتاً بالکل چھوٹے ہوں قربانی جائز ہے۔ ○ پیدائشی سینگ نہ ہوں قربانی جائز ہے۔ ○ سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے لیکن جڑ سے نہیں ٹوٹے یا خول اتر گیا لیکن اندر سے محفوظ ہے تو قربانی جائز ہے۔ ○ پیدائشی کان نہ ہوں یا تھے مگر تہائی یا اس سے زائد کٹ گئے، قربانی جائز نہیں۔ ○ جانور اندھا، کانا یا ایک آنکھ کی تہائی یا اس سے زائد روشنی ضائع ہو جائے قربانی جائز نہیں۔ ○ جانور کے ابتدا ہی سے دانت نہ ہوں تو قربانی جائز نہیں۔ ○ جانور کی تہائی سے زائد دم کٹ جائے قربانی جائز نہیں۔ ○ لنگڑا جانور جو تین پاؤں پر چلتا ہو یا چوتھا پاؤں گھسیٹ کر چلتا ہو، قربانی جائز نہیں۔ ○ گائے بھینس، اونٹ میں سات آدمی حصہ دار ہو سکتے ہیں، اگر کوئی اکیلا کرے تو بھی جائز ہے۔ ○ سنت ہے جب جانور ذبح کرنے کے لئے قبلہ رو لٹائے تو یہ دعا پڑھے :

انی وجھت وجھی للذی فطر السموٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین ○

○ اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے :

اللھم تقبلہ منی کما تقبلت من حبیبک محمد و خلیلک ابراھیم علیھما السلام

○ قربانی کا گوشت تول کر تقسیم کریں، اندازہ سے تقسیم جائز نہیں۔ ○ حصہ دار سب مسلمان ہوں اگر قادیانی یا لاہوری، مرزائی حصہ دار ہو گا تو سب کی قربانی نہ ہوگی۔ ○ مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لئے اگر مرزائی نے جانور ذبح کیا یا اپنی قربانی کا گوشت بھیجا تو اس کا کھانا حرام ہوگا۔ ○ قربانی کی کھال یا گوشت ذبح کرنے کے عوض دینا جائز نہیں۔ ○ قربانی کے جانور کی رسی، زنجیر وغیرہ صدقہ میں دینی چاہئے۔ ○ ذی الحجہ کی نویں تاریخ نماز فجر کے بعد سے تیرھویں ذی الحجہ کی عصر تک مقیم لوگوں کے لئے اکیلے یا باجماعت ہر فرض نماز کے بعد اونچی آواز سے ایک دفعہ مندرجہ ذیل تکبیرات کہنا واجب ہے اگر امام بھول جائے تو مقتدی خود تکبیر شروع کر دیں۔

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

○ یکم ذی الحجہ سے لے کر قربانی سے فارغ ہونے تک قربانی کرنے والا حجامت نہ کرائے تاکہ حج کرنے والوں سے مشابہت ہو جائے۔ ○ نماز عید کے لئے گھر سے نکلیں تو مذکورہ بالا تکبیرات قدرے بلند آواز کے ساتھ کہتے جائیں۔ ○ ایک راستہ سے جائیں دوسرے سے آئیں۔

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان شہر فون : 514122
دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی فون : 7780337